بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 54

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

ہفت روزہ

بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 23

شرح چندہ: سالانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

29 ربیع الثانی 1426 ہجری 7 احسان 1384 ہش 7 جون 2005ء

Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 4 جون (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پرنور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو انفاق فی سبیل للہ کے متعلق بصیرت افروز نصائح فرمائیں۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

جو شخص اپنے اعتقادات کو درست نہیں کرتا اور اعمال صالحہ سے کام نہیں لیتا اور دعا کرتا ہے وہ گویا خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ رحم دو قسم کا ہوتا ہے۔ اول رحمانیت اور دوسرا رحیمیت کے نام سے موسوم ہے۔ رحمانیت تو ایسا فیضان ہے کہ جو ہمارے وجود اور ہستی سے بھی پہلے شروع ہوا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے ہمارے وجود سے پیشتر ہی زمین و آسمان، چاند و سورج اور دیگر اشیاء ارضی و سماوی پیدا کی ہیں۔ جو سب کی سب ہمارے کام آنے والی ہیں اور کام آتی ہیں دوسرے حیوانات بھی ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر وہ جبکہ بجائے خود انسان ہی کے لئے مفید ہیں۔ اور انسان ہی کے کام آتے ہیں۔ تو گویا مجموعی طور پر انسان ہی ان سب سے فائدہ اٹھانے والا ٹھہرا۔ دیکھو جسمانی امور میں کیسی اعلیٰ درجہ کی غذائیں کھاتا ہے۔ اعلیٰ درجہ کا گوشت انسان کے لئے ہے۔ ٹکڑے اور ہڈیاں کتوں کے واسطے۔ جسمانی طور پر تو کسی حد تک حیوان بھی شریک ہیں۔ مگر روحانی لذات میں جانور شریک نہیں ہیں۔ پس یہ دو قسم کی رحمتیں ہیں۔ ایک وہ جو ہمارے وجود سے پہلے ہی عطا ہوئی ہیں اور دوسری وہ جو رحیمیت کی شان کے نمونے ہیں۔ اور وہ دعا کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان میں ایک فعل کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس امر کو بیان کر دیا جائے کہ قانون قدرت میں ہمیشہ دعا کا تعلق ہے۔ آجکل کے نیچری طبع لوگ جو علوم حقہ سے محض بے خبر اور ناواقف ہیں اور انکی ساری تگ و دو کا نتیجہ یورپ کے طرز معاشرت کی نقل اتارنا ہے۔ دعا کو ایک بدعت سمجھتے ہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دعا کے تعلق پر کچھ مختصری بحث کی جائے دیکھو ایک بچہ بھوک سے بیتاب اور بیقرار ہو کر دودھ کے لئے چلاتا ہے اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے۔ حالانکہ بچہ تو دعا کا نام بھی نہیں جانتا، لیکن یہ کیا سبب ہے کہ اسکی چیخیں دودھ کو جذب کر لیتی ہیں۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ عموماً ہر ایک صاحب کو اسکا تجربہ ہے بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ مائیں اپنی چھاتیوں میں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتی ہیں اور بسا اوقات ہوتا بھی نہیں، لیکن جونہی بچہ کی دردناک چیخ کان میں پہنچی فوراً دودھ اتر آیا ہے۔ جیسے بچہ کی ان چیخوں کو دودھ کے جذب اور کشش کے ساتھ ایک علاقہ ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے اور میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دعا کی صورت میں آتا ہے میں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے۔ ہاں آجکل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اسکو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں تو یہ صداقت دنیا سے اٹھ نہیں سکتی اور خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ میں قبولیت دعا کا نمونہ دکھانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں تو عرض یہ ہے کہ قانون قدرت میں قبولیت دعا کی نظیریں موجود ہیں اور ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ زندہ نمونے بھیجتا ہے۔ اسی لئے اس نے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ (الفاتحہ: ۶۔۷) کی دعا تعلیم فرمائی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا منشا اور قانون ہے اور کوئی نہیں جو اسکو بدل سکے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا سے پایا جاتا ہے کہ ہمارے اعمال کو اکمل اور اتم کر۔ ان الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بظاہر تو اشارۃ النص کے طور پر اس سے دعا کرنے کا حکم معلوم ہوتا ہے۔ صراط مستقیم کی ہدایت مانگنے کی تعلیم ہے لیکن اس کے سر پر ایاک نعبد وایاک نستعین (الفاتحہ: ۵) بتا رہا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ یعنی صراط مستقیم کی منازل کے لئے قوائے سلیم سے کام لے کر استعانت الٰہی کو مانگنا چاہئے۔ پس ظاہری اسباب کی رعایت ضروری ہے۔ جو اسکو چھوڑتا ہے وہ کافر نعمت ہے۔ دیکھو یہ زبان جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے اور عروق و اعصاب سے اسکو بنایا ہے۔ اگر ایسی نہ ہوتی تو ہم بول نہ سکتے۔ ایسی زبان دعا کے لئے عطا کی جو قلب کے خیالات اور ارادوں کو ظاہر کر

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

اللہ کرے کہ کبھی کسی احمدی کے دل میں قربانی کرنے کے بعد تکبر پیدا نہ ہو اور وہ ہمیشہ قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرتا چلا جائے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3 جون 2005 بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن، لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی:-

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (بقرہ 262)

ترجمہ: وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

حضور پُرنور نے فرمایا کہ اللہ نے اس آیت میں اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو یہ خوشخبری دی ہے کہ اگر بے نفس ہو کر اس کی راہ میں خرچ کرو گے اور خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاؤ گے اور نہ کسی کی تکلیف کا موجب بنو گے اور نہ اپنے مطلب حل کرنے کی کوشش کرو گے تو اللہ اس کا بہترین اجر عطا فرمائے گا۔

فرمایا بعض دفعہ لوگ خرچ کر کے ڈھنڈورا پیٹنے لگ جاتے ہیں فرمایا ہندوستان اور پاکستان میں ایسے موسم میں بازار وغیرہ میں ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا جاتا ہے اور پھر اس پر فخر کیا جاتا ہے۔ مسجد میں رقم دے کر پھر مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر اس کا اعلان بھی کیا جاتا ہے۔ یہ

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

پادریوں کی بغاوت!

ان دنوں آسٹریلیا کے کیتھولک پادریوں اور پوپ میں عجیب قسم کی کھینچا تانی چل رہی ہے پادریوں کا کہنا ہے کہ وہ تب ہی صحیح رنگ میں خدمت سرانجام دے سکتے ہیں جب اُنہیں شرط تجرد سے آزاد کر کے شادی کرنے کی اجازت دی جائے اُدھر پوپ اپنے مذہبی رواج کی وجہ سے مجبور ہیں اور وہ پادریوں کو کسی صورت میں بھی شادی کی اجازت دینے کیلئے تیار نہیں۔ اس تعلق میں آسٹریلیا کے مشہور اخبار ''سڈنی مارننگ'' میں کئی خطوط مضامین اور اداریے چھپ چکے ہیں جو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن کی اشاعت ۱۱ر فروری ۲۰۰۵ میں خالد سیف اللہ خان صاحب آف آسٹریلیا کے حوالہ سے شائع ہوئے ہیں جن میں سے چند ایک قارئین بدر کی خدمت میں پیش ہیں

اخبار مذکور میں ایک صاحب Owen Koegh لکھتے ہیں

''مجھے کامل یقین ہے کہ آج کیتھولک چرچ کے اہم مسائل میں سے ایک پادریوں کو شادی کرنے کی اجازت دینا ہے جب تک ویٹیکن Vatican اس مسئلہ کی طرف اپنی توجہ مبذول نہیں کرے گی پادریوں کی تعداد مسلسل گرتی جائے گی اور بالآخر کیتھولک مذہب ہی نابود ہو جائے گا۔''

ایک اور مضمون میں جو S.E.P Keogh کا لکھا ہے کہا گیا ہے کہ:۔

''کیتھولک چرچ میں مجرد رہنے کی شرط دراصل عورتوں کے خلاف اس تعصب کا نتیجہ ہے جو زمانہ وسطی میں ان کے خلاف پایا جاتا ہے...... زمانہ وسطی کے پوپ عورتوں کے بارہ میں عجیب پراسرار خیالات رکھتے تھے ان کے نزدیک عورتوں کی دو ہی قسمیں تھیں یا تو وہ زنا کار طوائف تھیں یا بے داغ معصوم۔''

Brian Haili اس بارہ میں لکھتے ہیں۔

''اس بات کا بہت کم امکان ہے کہ پادریوں کا مطالبہ تسلیم کیا جائے گا لیکن اگر یوں ہو جائے تو چرچ میں عورتوں کی بڑی اہمیت ہو جائیگی اب تک یہ تھا کہ عملاً تو مرد وعورت کی مساوات کو نظر انداز کیا جارہا تھا جبکہ زبانی کلامی ان کو مساوی حقوق دینے کی تلقین کی جاتی تھی جو ایک بیکار بات تھی۔ اب پادریوں کو بھی بیویوں ماؤں خاوندوں اور باپوں کا کردار اور ضرورت کو بہتر طور پر سمجھنے کا موقع ملے گا''۔

سڈنی مارننگ ہیرلڈ 28 جنوری 2005ء کا اداریتی نوٹ ملاحظہ فرمائیں۔ اخبار مذکور پادریوں کے مطالبہ کی حمایت کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

''آج 15 فیصد سے بھی کم لوگ چرچ جاتے ہیں۔ اور پادری ہیں کہ اپنے مذہبی اداروں کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں اور نئے لوگ ان کی جگہ لینے کیلئے آگے نہیں آرہے۔ اندازہ ہے کہ 20 سال کے عرصہ میں کیتھولک چرچ کے پاس رسمی دُعا کی قیادت کیلئے جتنے پادری چاہئے ان کا صرف چھٹا حصہ رہ جائے گا۔''

عیسائی پاریوں کی یہ حالت دراصل دین فطرت کو چھوڑ دینے کے نتیجہ میں ہوئی ہے۔ دینی فطرت جسے اسلام نے پیش فرمایا ہے اس میں انسان کے فطرتی جذبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر ایک کیلئے چاہے وہ عام آدمی ہو یا پادری شادی کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

اسلام کے نزدیک شادی کرنا ایک فطرتی عملی ہے جو بھی اسے نظر انداز کرے گا وہ ذہن وروحانی طور پر ضلالت و گمراہی کا شکار ہو کر معاشرے کے توازن واعتدال کو برباد کردے گا۔ اس بیماری میں صرف عیسائی پادری ہی شامل نہیں ہیں بلکہ ہندو مذہب کے سادھو اور دیوداسیاں اسی طرح بعض اور مذاہب کے مذہبی راہنما بھی اس کا شکار ہیں۔

پوپ صاحب نے جب خاص طور پر پادریوں کیلئے شادی کو حرام قرار دے دیا اور پادری مردوں وعورتوں کو شادی کے بندھن سے دور رہنے کی نصیحت کی تو اسی کے نتیجہ میں فطرتی بہاؤ نے ٹوٹ کر حرامکاری کا رخ اختیار کرلیا اور کثرت سے پادری مردوں وعورتوں کے نہ صرف ناجائز تعلقات کی خبریں آنے لگیں بلکہ ردعمل کے طور پر پادریوں نے معصوموں کو بھی نہیں بخشا۔ چنانچہ جسقدر بچوں کا جنسی استحصال پادریوں نے کیا ہے اس کی اور کہیں مثال نہیں ملتی۔ یہ اس مذہب کے علماء کا حال ہے جو اسلام اور بانی اسلام ﷺ پر نعوذ باللہ بیہودہ اعتراض کرنے اور جھوٹے الزامات لگانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے اور طرح طرح کے ہتھکنڈوں سے دن رات مقدس قرآن مجید کی توہین وتذلیل کے منصوبے گھڑتے رہتے ہیں اور ان کے اپنے مذہب کی تعلیم قرآن مجید کے مقابلہ پر اسقدر ناقص ہے کہ اپنے مذہب کے لیڈروں کو بھی پاکباز نہیں رکھ سکی۔

قرآن مجید نے عیسائیوں کی اس رہبانیت کی تعلیم اور اس کی رعایت نہ رکھ کر اکثریت کے فاسق بن جانے کا ذکر یوں فرمایا ہے۔

''ثُم قفَّينا علىٰ آثارهم برسلنا و قفينا بعيسى ابن مريم وآتينه الانجيل وجعلنا فى قلوب الّذين اتبعوه رأفة ورحمة ورهبانيّة اِبتدعوها ماكتبنها عليهم الاابتغاء رضوان الله فما رعوها حق رعايتها فاتينا الذين امنوا منهم اجرهم وكثير منهم فسقون (الحدید:۲۰)

ترجمہ: پھر ہم ان (نبیوں) کے پیچھے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھی بھیجا اور ہم نے ان کو انجیل دی اور ان کے پیروکاروں کے دلوں میں ہم نے رافت ورحمت ڈال دی اور ہم نے ان پر وہ رہبانیت غیر شادی شدہ زندگی) فرض نہیں کی تھی جو انہوں نے اپنی طرف سے اللہ کی رضا جوئی کی خاطر بدعت بنالی تھی لیکن انہوں نے اس کی رعایت کا حق ادا نہیں کیا۔ پس ہم نے ان کو جو ایمان لائے ان کا اجر دیا لیکن ان میں سے اکثر فاسق بن گئے۔

اس کے مقابل پر جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے قرآن مجید نے ہر مرد وعورت کیلئے چاہے وہ عام لوگوں میں سے ہوں یا مذہب کے پھیلانے والے علماء ہوں شادی کو نہایت ضروری قرار دیا ہے بلکہ مجبوری کے وقت حصول عفت اور قومی ضرورت کیلئے ایک سے زائد شادی کی بھی اجازت دی ہے۔ اس تعلق میں قرآن مجید کی تعلیم یہاں تک ہے کہ شادی ضرور کرو چاہے لونڈی سے ہی یعنی اس زمانے کے مطابق لونڈی کو حقیر سمجھا جاتا تھا فرمایا کہ ہر صورت میں شادی کرو چاہے اپنے معیار سے کمتر معیار سے ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔ اس تعلیم کی روشنی میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ نکاح میری سنت ہے اور جو میری سنت سے روگردانی کرے گا اس سے میرا بھلا کیا تعلق ہے۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے۔

''لا صيرورة فى الاسلام'' (ابوداؤد کتاب المناسک)

کہ اسلام تجرد کی زندگی کو پسند نہیں کرتا۔

ایک موقع پر آپ نے بعض صحابہ کے تجرّد کی زندگی گزارنے کی خواہش کو دیکھ کر فرمایا کہ

اتزوج النساء فمن رغب عن سنتى فليس منى (بخاری کتاب۔النکاح)

میں تو عورتوں سے شادی کرتا ہوں جو میری سنت سے منہ موڑتا ہے وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

اس میں آپؐ نے ہر ایک شخص کو شادی کرنے کی پرزور تلقین فرمائی ہے اور فرمایا کہ جب میں ایک نبی ہو کر تمہارے لئے قابل احترام اور واجب الاطاعت ہو کر شادی کرتا ہوں تو تمہارا بھی فرض ہے کہ تم بھی میری سنت کے پیچھے چلو۔ پھر آپ نے ایک سے زائد شادیاں کیں۔ آپ کی یہ شادیاں دراصل مختلف قبائل کے لوگوں میں اپنی بیویوں کے ذریعہ اسلام کی تعلیم پھیلانے کیلئے تھیں۔ اور یہ سنت پھیلانے کیلئے تھیں کہ اگر کنواری عورت سے شادی ہو سکتی ہے تو مطلقہ سے بھی شادی ہو سکتی ہے اور بیوہ سے بھی شادی ہو سکتی ہے یہ سب بھی معاشرے کا قابل احترام حصہ ہیں اور پھر ایک سے زائد شادیاں کر کے اور ان کے درمیان بے نظیر عدل وانصاف کا مظاہرہ فرما کر آپؐ نے امت کے لوگوں کو مجبوری کے وقت ایک سے زائد شادیاں کرنے کے آداب بھی سکھائے۔ لیکن چونکہ یہ آداب عیسائیوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نہیں ملے تھے بقول ان کے نہ تو انہوں نے شادی کی اور نہ ان کے اولاد ہوئی۔ پھر زندگی کے یہ نمونے بھلا وہ کیونکر دوسروں کو سمجھا سکتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ پادریوں کو شادیوں سے دور رکھا گیا جس کا نتیجہ آج یہ نکلا ہے کہ پادری لوگ شرط تجرد کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہیں اور انہوں نے پوپ سے درخواست کی ہے کہ ان کے غیر شادی شدہ رہنے کی شرط کو ختم کیا جائے اور عیسائی دنیا میں ایک شور پڑا ہوا ہے کہ اس شرط کو ضرور ترک کر دیا جانا چاہئے ورنہ آئندہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ کوئی پادری بننے کیلئے تیار نہیں ہوگا اور چرچ میں رسمی دُعا کرانے والا بھی کوئی نہیں ملے گا۔

اُمید کرنی چاہئے کہ جس طرح پوپ جان پال نے انجیل کی تعلیم کے خلاف جا کر اور قرآن مجید کی تائید کرتے ہوئے مشہور سائنسدان گلیلیو پر سے کفر کا فتویٰ دور کر کے ان کی عام معافی کا اعلان کر دیا تھا اور ایک موقع پر عیسائیوں کو انجیل کی تعلیم سے ہٹ کر بلا شرط طلاق کی اجازت دے دی گئی تھی، نئے پوپ صاحب بھی جرائت مندانہ قدم اٹھائیں گے اور پادریوں کو شرط تجرد کی قید سے آزادی دلائیں گے۔

بالآخر ہم یہ بھی دردِ دل سے عرض کریں گے کہ کیا ہی اچھا ہو کہ عیسائی حضرات ایک ایک کر کے بائیبل کی تعلیم کو چھوڑنے کی بجائے ایک ہی بار قرآن مجید کے دامن عافیت میں آجائیں۔

(منیر احمد خادم)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

16.17.18 ستمبر 2005ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے 16.17.18 ستمبر کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ مجالس اسکے مطابق ابھی سے تیاری شروع کریں اور زیادہ سے زیادہ نومبائعین کو بھی ہمراہ لائیں۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

اخبار بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عندہ اللہ ماجور ہوں، نیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر آپؐ پر درود بھیجیں۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور آپؐ کے شمائل کے مختلف پہلوؤں کا دلربا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 25رفروری 2005ء بمطابق 25رتبلیغ 1384ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له واشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ (سورة الاحزاب: 22)

گزشتہ دو تین خطبات سے میں نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مضمون شروع کیا ہوا ہے۔ جس کی فوری وجہ بعض معترضین اسلام اور مخالفین اسلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بعض بیہودہ الزامات تھے۔ لیکن اب میرا خیال ہے کہ آپؐ کی سیرت اور آپؐ کے شمائل کے مختلف پہلوؤں کو لے کر کچھ بیان کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپؐ کا اعلیٰ خلق اتنا وسیع ہے اور ہر طرف پھیلا ہوا ہے اور اس کے کئی پہلو ہیں جن کو مکمل طور پر بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ ہر خلق کی اتنی بیشمار مثالیں ہیں کہ ان کو سلسلہ خطبات میں بھی بیان کرنا ممکن نہیں۔ لیکن میں نے سوچا ہے کہ ان اعلیٰ ترین اخلاق کے نمونوں کی چند مثالیں پیش کروں گو اس کے لئے بھی کئی خطبے درکار ہوں گے۔ بہرحال اپنے اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات، آپؐ کے اطوار اور سیرت کا مضمون یقیناً ہم سب کے لئے باعث برکت ہوگا۔ اور جہاں یہ ہمارے لئے برکت اور آپؐ کی سیرت کے پہلوؤں کو اپنی یادداشت میں تازہ کرنے کا موجب ہوگا، ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا باعث ہوگا وہاں غیروں کے سامنے ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی چند جھلکیاں بھی آجائیں گی۔ ان کو بھی پتہ لگے گا کہ وہ نبی کن اعلیٰ اخلاق کا مالک تھا۔ گو کہ پہلے بھی پتہ ہے لیکن پھر بھی گہرائی میں جا کر دیکھنا نہیں چاہتے۔ پرانی باتیں ان کو بھول جاتی ہیں۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے۔ ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔ تو ہر ایسا شخص جو اللہ کا خوف رکھتا ہے اس کو آخرت کا یقین ہے اور اگر اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہو کر حساب کتاب کا خوف ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا بننا چاہتا ہے تو اس کو لازماً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کی پیروی کرنا ہوگی کیونکہ یہ اعلیٰ نمونے، یہ اعلیٰ اخلاق، یہ اعلیٰ مثالیں صرف اور صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی مل سکتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ ان نمونوں پر تم نے کیوں قائم ہونا ہے؟ اس لئے قائم ہونا ہے، فرماتا ہے، حکم دیتا ہے کہ اگر خلق عظیم پر کوئی شخص ہے تو وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جیسا کہ فرمایا ﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾۔ (القلم: 5) (یعنی تو اپنی تعلیم اور اپنے عمل میں اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں: یعنی اپنی ذات میں تمام مکارم اخلاق کا ایسا متمم اور مکمل ہے کہ اس پر زیادہ متصور نہیں۔ کہ یہ جو اعلیٰ اخلاق ہیں اتنے مکمل آپ میں پائے جاتے ہیں کہ اس سے زیادہ کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ فرمایا کیونکہ لفظ عَظِیْم محاورہ عرب میں اس چیز کی صفت میں بولا جاتا ہے جس کو اپنا نوعی کمال پورا پورا حاصل ہو۔ یعنی جو بھی صفت ہے اس میں وہ انتہائی حد تک پہنچی ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ بعضوں نے کہا ہے کہ عَظِیْم وہ چیز ہے جس کی عظمت اس حد تک پہنچ جائے کہ حیطہ ادراک سے باہر ہو جائے۔ یعنی عَظِیْم چیز وہ ہوتی ہے کہ عقل اس کو سوچ نہیں سکتی، اس کا احاطہ نہیں کر سکتی، اس تک پہنچ ہی نہیں سکتی۔

تو یہ ہیں وہ عظیم اخلاق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کے اعلیٰ معیار تک تمہاری عقل و سوچ پہنچ ہی نہیں سکتی۔ وہ سوچ سے باہر ہیں۔ اور جب وہ ایک مومن کی سوچ سے باہر ہو جائیں تو ایک ایسا آدمی جو مومن نہیں ہے، اس کی سوچ تو ان تک پہنچ ہی نہیں سکتی۔ وہ تو ہر ایسے پہلو کی اپنی سوچ کے مطابق اپنی ہی تشریح کرے گا۔ اور اگر کرے گا بھی تو اگر اچھائی کی طرف بھی جائے تو اس کا ایک محدود دائرہ ہوگا۔ ہمیں بہرحال یہ حکم ہے کہ تم بہرحال اپنی استعدادوں کے مطابق ان اخلاق کی پیروی کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ کی اس زبردست گواہی کے باوجود کہ آپؐ عظیم خلق پر قائم ہیں اور اللہ کا قرب پانے کے لئے، آپؐ کے نقش قدم پر چلنا ضروری ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیشہ اپنے آپ کو عاجز بندہ ہی سمجھا ہے۔ چنانچہ ایک دعا جو آپؐ مانگا کرتے تھے وہ آپؐ کے اس خلق عظیم کو اور بلندیوں پر لے جاتی ہے۔ اور بے اختیار آپ کے لئے درود و سلام نکلتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: کہ اے اللہ! جس طرح تو نے میری شکل و صورت اچھی اور خوبصورت بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق و عادات بھی اچھے بنادے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6صفحه 150مطبوعه بيروت)

دیکھیں خوبصورت شکل و صورت پر بے اختیار اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کے جذبات نکل رہے ہیں۔ اور ساتھ یہ بھی کہ اے خدا! تو نے کہہ تو دیا کہ یہ نبی خلق عظیم پر قائم ہے۔ لیکن میں بشر ہوں اس لئے میرے اخلاق و اطوار ہمیشہ اچھے ہی رکھنا۔ ان پاک نمونوں کو قائم کرنے کی جو ذمہ داری تو نے میرے سپرد کی ہے اس کو مجھے احسن طور پر بجا لانے کی توفیق بھی دینا۔ تو دیکھیں یہ اعلیٰ اخلاق اور عاجزی کی انتہا۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کو فرما رہا ہے کہ تم خلق عظیم پر قائم ہو، امت کو فرما رہا ہے کہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ لیکن آپؐ یہ دعا مانگ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ! میرے اخلاق و عادات و اطوار ہمیشہ اچھے ہی رکھنا۔ دنیاداروں میں دیکھ لیں اگر کوئی افسر کسی کی تعریف کر دے تو دماغ آسمانوں پہ چڑھ جاتا ہے کہ میں پتہ نہیں کیا چیز بن گیا ہوں۔

اب یہ اعتراض کرنے والے بتائیں جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اعتراض کرتے ہیں کہ کیا انسانی تاریخ میں اس جیسا عاجزی کا پیکر کوئی نظر آتا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہر وقت یہ کوشش ہوتی تھی کہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے اخلاق پر ڈھالیں۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق اپنی زندگی گزاریں اور یوں اپنی امت کے لئے کامل اور مکمل نمونہ بنیں۔ اور آپؐ نے یہ ثابت کر دکھایا۔

چنانچہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کے عین مطابق تھے وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی میں خوش ہوتے تھے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی ہوتی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تو اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے

لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔(الشفاء لقاضی عیاض الباب الثانی .الفصل العاشر .الاخلاق الحمیدہ .صفحہ 173)

اور یہ کوئی چند ایک یا دس بیس واقعات نہیں ہیں جن سے آپؐ کے اخلاق کا ہمیں پتہ چلتا ہے۔ اور اس بارے میں صرف آپؐ کی بیوی کی ہی گواہی نہیں ہے۔ گھریلو زندگی کا اندازہ کرنے کے لئے بیوی کی گواہی بھی بہت بڑی گواہی ہوتی ہے اور بیوی بچوں کی گواہیوں سے ہی کسی کے گھر کے اندرونی حالات کا اور کسی کے اعلیٰ اخلاق کا پتہ لگتا ہے۔ لیکن آپؐ کے اعلیٰ اخلاق کے بارے میں تو ہزاروں مثالیں مختلف طبقات کے لوگوں سے مل جاتی ہیں۔ خادم جو گھر کے اندر خدمت کے لئے ہو، گھر کے حالات سے بھی باخبر رہتا ہے اور باہر کے حالات سے بھی باخبر رہتا ہے۔ انہیں خدام میں سے ایک حضرت انسؓ تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ حضرت انسؓ کا یہ بیان بھی ہے کہ اتنا عرصہ مَیں نے خدمت کی، 10-12 سال جو خدمت کی، کبھی آج تک کسی بات پر، میری کسی کوتاہی پر، میری کسی غلطی پر سخت الفاظ مجھے نہیں کہے۔

پھر آپ کے اعلیٰ اخلاق کے بارے میں ایک اور روایت میں حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور خوش اخلاق تھے۔(بخاری کتاب المناقب .باب صفة النبیؐ)

اعلیٰ اخلاق کا اظہار چہروں سے بھی ہوتا ہے۔ اگر کوئی ہر وقت اپنے چہرے پر بدمزگی طاری کئے رکھے اور سنجیدگی اور غصہ ظاہر ہو رہا ہو تو اندر جیسے مرضی اچھے اخلاق ہوں، دوسرا دیکھنے والا تو ایک دفعہ پریشان ہو جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی کیفیت بھی کیا ہوتی تھی۔ روایات میں آتا ہے کہ ہر وقت چہرے پر مسکراہٹ ہوتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن حارثؓ بیان کرتے ہیں کہ: مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ متبسم اور مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(الشفاء لقاضی عیاض .الباب الثانی .الفصل السادس عشر .حسن عشرتہ)

پھر ایک صحابی حضرت قیسؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جریر بن عبداللہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ اسلام لانے کے زمانے سے (یعنی جب سے وہ مسلمان ہوئے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کبھی بھی ملنے سے منع نہیں فرمایا۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی انہیں دیکھتے تو مسکرادیا کرتے تھے۔(البخاری .کتاب المناقب باب ذکر جریر بن عبداللہ البجلی)

حضرت اُمّ معبدؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو یوں بیان کرتی ہیں کہ:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم دور سے دیکھنے میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ خوبصورت تھے اور قریب سے دیکھنے میں انتہائی شیریں زبان اور عمدہ اخلاق والے تھے''۔(الشفاء لقاضی عیاض الباب الثانی الفصل الثالث : نظافتہ صفحہ 152)۔ دیکھ کے ہی پتہ لگ جاتا تھا کہ یہ شخص نرم خو، نرم دل ہے۔ جو حسن دور سے دیکھنے پر ہر ظاہری حسن کو ماند کر دیتا تھا۔ کوئی بھی حسین چہرہ دیکھنے میں اس چہرے کے مقابلے کا نہیں تھا۔ یہ حسن صرف ایسا حسن نہیں تھا جو دور سے ہی حسین نظر آتا ہو کہ واسطہ پڑنے پر کچھ اور نکلے۔ بلکہ اس حسین چہرے سے جب ملاقات کا موقع پیدا ہوتا تھا تو آپؐ کے اعلیٰ اخلاق، آپؐ کی نرم اور میٹھی زبان اس حسن کو چار چاند لگا دیا کرتے تھے اور حضرت اُمّ معبدؓ نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کا بڑا خوبصورت نقشہ کھینچا ہے کہ قریب سے دیکھنے سے انتہائی شیریں زبان اور عمدہ اخلاق والے تھے۔

لوگوں سے معاملات کے بارے میں حضرت علیؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

آپؐ لوگوں میں سب سے زیادہ فراخ سینہ تھے۔ اور گفتگو میں لوگوں میں سب سے زیادہ سچے تھے۔ اور ان میں سب سے زیادہ نرم خو تھے اور معاشرت اور حسن معاملگی میں سب سے زیادہ معزز اور محترم تھے۔(الشفاء لقاضی عیاض الباب الثانی الفصل السادس العشر حسن عشرتہ صفحہ 184) یعنی آپؐ میں بہت ہی زیادہ وسعت حوصلہ تھی۔ باوجود سچے ہونے کے اگر کسی معاملے میں آپ سے کوئی بدکلامی کرتا تو پھر بھی آپؐ صبر و تحمل کا مظاہرہ فرماتے تھے۔ چنانچہ جب ایک دفعہ آپ سے ایک یہودی نے واپسی قرضہ کا مطالبہ کیا اور قرضے کی مدت ابھی ختم نہیں ہوئی تھی اور یہ مطالبہ اس سے پہلے ہی کر دیا تھا اور سختی بھی کی بلکہ آپ کی گردن میں کپڑا کھینچا تب بھی آپؐ نے انتہائی نرمی سے اس سے گفتگو فرمائی اور میعاد کا حوالہ نہیں دیا بلکہ اس کا مطالبہ پورا کر دیا۔ آپ کا حسن، آپؐ کے اعلیٰ اخلاق، آپؐ کا صدق آپؐ کے چہرے سے چھلکا کرتا تھا اور ہر اس شخص کو نظر آتا تھا جو تعصب کی عینک اتار کر دیکھتا تھا۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: جب مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ دیکھا تو میں جان گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔

(سنن دارمی کتاب الاستئذان باب فی افشاء السلام)

اب اسلام لانے سے پہلے یہ بڑے یہودی عالم تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو کسی نیکی کی وجہ سے حق کی پہچان کروائی تھی اور جب انہوں نے انصاف کی نظر سے دیکھا تو پہچان لیا کہ یقیناً یہ ایسے شخص کا چہرہ ہے جو یقیناً سچا اور اللہ تعالیٰ کے خُلق پر قائم ہے۔ آپؐ کی مجالس کی خوبصورتیاں اور حسن سلوک کے نظارے اب دیکھیں۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اچھے اخلاق کا مالک کوئی بھی نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ یا اہل خانہ میں سے جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اس کی بات کا جواب دیتے اور حضرت جریر بن عبداللہؓ نے بتایا کہ مَیں نے جب سے اسلام قبول کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی مجھے دیکھا یا نہیں بھی دیکھا مگر مَیں نے ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوئے ہی پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ مزاح بھی فرمایا کرتے تھے اور ان میں گھل مل جاتے تھے۔ اور ان سے باتیں بھی کرتے تھے اور ان کے بچوں سے خوش طبعی بھی فرماتے تھے۔(یعنی ہنسی مذاق کی باتیں بھی کیا کرتے تھے)۔ انہیں اپنی آغوش میں بھی بٹھا لیتے تھے اور ہر ایک کی پکار کا جواب بھی دیتے تھے۔ ہر ایک جو بلاتا تھا اس کا جواب بھی دیتے تھے خواہ وہ آزاد ہو (ایک آزاد آدمی ہو) یا غلام ہو (یا لونڈی ہو) یا مسکین ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہر کے دور کے حصے میں بھی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے اور معذور کا عذر قبول فرما لیا کرتے تھے۔(الشفاء لقاضی عیاض الباب الثانی الفصل السادس عشر: حسن عشرتہ صفحہ 186)

پھر حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بات کرنے کے لئے آپؐ کے کان سے منہ لگاتا تو آپؐ سر کو پیچھے نہ ہٹاتے تھے یہاں تک کہ وہ خود پیچھے ہٹ جاتا۔ جب بھی کسی نے آپؐ کے دست مبارک کو پکڑا تو آپؐ نے کبھی اپنا ہاتھ نہ چھڑایا جب تک وہ خود نہ چھوڑ دیتا۔ صحابہ کرامؓ سے مصافحہ کرنے میں آپؐ پہل فرمایا کرتے تھے۔ جب بھی کوئی شخص ملتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہلے سلام کرتے۔ اپنے ساتھیوں کے درمیان پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے جس سے دوسروں کو تنگی ہو۔ جو شخص آپؐ کے پاس حاضر ہوتا آپؐ اس کی عزت کرتے اور بعض اوقات اس کے لئے کپڑا بچھا دیتے یا وہی تکیہ دے دیتے جو آپؐ کے پاس ہوا کرتا تھا اور آپ اصرار فرمایا کرتے تھے کہ وہ اس پر بیٹھے۔ صحابہ کو ان کی کنیت اور ان کے پسندیدہ ناموں سے بلایا کرتے تھے۔ کسی کی بات کو ٹوکتے نہ تھے۔ اگر کوئی شخص آپؐ کے پاس ایسے وقت میں آجاتا کہ آپؐ نماز میں مشغول ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو مختصر فرما دیا کرتے تھے۔ اس کی ضرورت کو پوری کرنے کے

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
الیس اللہ بکافٍ عبدہ
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments.
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL JEWELLERS
Rabwah
الیس اللہ بکافٍ عبدہ
الفضل جیولرز ربوہ
فون: 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

بعد پھر نماز میں مشغول ہو جایا کرتے تھے۔ نزولِ قرآن، وعظ و نصیحت اور خطبہ کے وقت کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ متبسم اور ہشاش بشاش نظر آتے تھے۔ (الشفاء لقاضی عیاض الباب الثانی الفصل السادس عشر: حسن عشرته صفحه 186)۔

دیکھیں اتنے بوجھ، اتنی ذمہ داریاں، اتنی فکریں، دشمنوں کی طرف سے بے شمار چر کے اور تکلیفیں، ان باتوں کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے اپنے ربّ کے حضور حاضر ہیں لیکن جب کوئی ملنے آ گیا تو اعلیٰ اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی بات پہلے سن لی جائے۔ فوراً عبادت کو مختصر کیا اور مسکراتے ہوئے تشریف لے آئے کہ ہاں بتاؤ کیا حاجت ہے، کیا ضرورت ہے۔ تو یہ سب کچھ اس لئے برداشت کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق یہ اعلیٰ اخلاق دنیا میں قائم کرانے ہیں، لوگوں کے لئے نمونہ بننا ہے۔

پھر دیکھیں وہ نظارہ کہ لوگ لائنوں میں لگے کھڑے ہیں کہ تبرک حاصل کرلیں اور آپؐ بڑی خوش اخلاقی کے ساتھ ان کی اس خواہش کو پورا فرما رہے ہیں اور ان میں بھی بہت بڑا طبقہ بچوں اور غرباء پر مشتمل ہوتا تھا۔

چنانچہ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے رہنے والے خدمت گزار اپنے برتنوں میں پانی بھر کر لاتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے فارغ ہو کر ان کے برتنوں میں ہاتھ ڈبوتے حالانکہ بسا اوقات صبح کے وقت سخت سردی بھی ہوا کرتی تھی۔ یہ لوگ برکت کی خاطر ایسا کرتے تھے، کہ پانی کا تبرک لے کر جائیں۔

(الشفاء لقاضی عیاض الباب الثانی الفصل السادس عشر: حسن عشرته صفحه 186)

پھر دیکھیں گھر میں کیا زندگی تھی۔ ایک آواز پر سارا شہر بخوشی آپؐ کی خدمت کے لئے دوڑا چلا آتا، اکٹھا ہو سکتا تھا، جمع ہو سکتا تھا لیکن کیونکہ اعلیٰ نمونے قائم کرنے تھے اس لئے اپنے ذاتی کاموں میں کسی سے مدد نہیں لی۔

ہشام بن عروہؒ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی شخص نے پوچھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کوئی کام کاج کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہؓ نے کہا: ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتی خود مرمت کر لیتے تھے، اپنا کپڑا سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں اسی طرح کام کیا کرتے تھے جس طرح تم سب لوگ اپنے گھروں میں کام کرتے ہو۔ (مسند احمد جلد 6 صفحه 167 و 121)

آج کل دیکھیں 99 فیصد مرد ایسے ہیں کہ اگر قمیص کا بٹن ٹوٹ گیا ہو یا کوئی ٹانکا اکھڑا ہو تو بیویوں کے ناک میں دم کیا ہوتا ہے۔ آپؐ خود لگا لیا کرتے تھے۔ بلکہ بعض دفعہ تو گھر میں جھاڑو بھی دے لیا کرتے تھے۔

آپؐ کی سادگی اور اعلیٰ اخلاق کی تصویر ایک اور روایت میں ذرا تفصیل سے اس طرح کھینچی گئی ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بڑی سادہ تھی۔ آپؐ کسی کام کو عار نہیں سمجھتے تھے۔ اپنے اونٹ کو خود چارہ ڈالتے، گھر کا کام کاج کرتے، اپنی جوتیوں کی مرمت کر لیتے، کپڑے کو پیوند لگا لیتے، بکری کا دودھ دوہ لیتے، خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے۔ آٹا پیستے ہوئے اگر وہ تھک جاتا تو اس میں اس کی مدد کرتے۔ بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے۔ امیر غریب ہر ایک سے مصافحہ کرتے۔ سلام میں پہل کرتے۔ اگر کوئی معمولی کھجوروں کی دعوت دیتا تو آپؐ اسے حقیر نہ سمجھتے اور قبول کرتے۔ آپؐ نہایت ہمدرد، نرم مزاج، اور حلیم الطبع تھے۔ آپؐ کا رہن سہن بہت صاف ستھرا تھا۔ بشاشت سے پیش آتے۔ تبسم آپؐ کے چہرے پر چھلکتا رہتا۔ آپؐ زور کا قہقہہ لگا کر نہیں ہنستے تھے۔ خدا کے خوف سے فکر مند رہتے تھے لیکن ترش روئی اور خشکی نام کو نہ تھی۔ منکسر المزاج تھے لیکن اس میں بھی کسی کمزوری، پس ہمتی کا شائبہ تک نہ تھا۔ بڑے سخی تھے لیکن بے جا خرچ سے ہمیشہ بچتے۔ نرم دل رحیم و کریم تھے۔ ہر مسلمان سے مہربانی سے پیش آتے۔ اتنا پیٹ بھر کر نہ کھاتے کہ ڈکار لیتے رہیں۔ کبھی حرص و طمع کے جذبہ سے ہاتھ نہ بڑھاتے بلکہ صابر و شاکر اور کم پر قانع رہتے۔ (اسد الغابه جلد اول صفحه 29.

رساله قشیریة صفحه 75). اور یہ صبر و شکر اور وقار اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی فطرت میں بچپن سے ہی پیدا کر دیا تھا۔ چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ جب آپؐ کی چچی بچوں کو کھانا وغیرہ یا کوئی اور چیز دیا کرتی تھیں تو آپؐ وقار سے ایک طرف بیٹھے رہتے تھے اور بلانے پر پھر بڑے باوقار طریقے سے جا کر کوئی چیز لیا کرتے تھے۔

پھر آپؐ کا حسن کلام ہے یعنی آپؐ کس طرح گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص آپؐ کے الفاظ کو گننا چاہے تو گن سکتا تھا۔ (سنن ابی داؤد کتاب العلم باب فی سرد الحدیث)۔ یہ ٹھہراؤ اس لئے تھا کہ لوگ سمجھ جائیں اور کسی قسم کا ابہام نہ رہے۔ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔ لیکن اگر اس کے باوجود بھی کوئی دوبارہ پوچھتا تھا تو آپؐ بڑے تحمل سے بیان فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ روایات میں آتا ہے کہ بعض دفعہ تو آپؐ اہم باتوں کو کئی کئی دفعہ دوہرایا کرتے تھے۔

آپؐ کے حسن کلام اور اعلیٰ اخلاق کے بارے میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: مَیں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کے انداز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یوں لگتے جیسے کسی مسلسل اور گہری سوچ میں ہیں اور کسی خیال کی وجہ سے آپؐ کو کچھ بے آرامی سی ہے۔ آپؐ اکثر چپ رہتے، بلا ضرورت بات نہ کرتے۔ جب بات کرتے تو پوری وضاحت سے کرتے۔ آپؐ کی گفتگو مختصر لیکن فصیح و بلیغ، پُر حکمت اور جامع مضامین پر مشتمل، مگر زائد باتوں سے خالی ہوتی تھی۔ لیکن اس میں کوئی کمی یا ابہام نہیں ہوتا تھا۔ نہ کسی کی مذمت اور تحقیر کرتے، نہ توہین و تنقیص کرتے۔ چھوٹی سے چھوٹی نعمت کو بھی بڑا ظاہر فرماتے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے۔ شکر گزاری کا رنگ نمایاں تھا۔ کسی چیز کی مذمت نہ کرتے۔ نہ اتنی تعریف جیسے وہ آپؐ کو بے حد پسند ہو۔ مزیدار یا بدمزہ کے لحاظ سے کھانے پینے کی چیزوں کی تعریف یا مذمت میں زمین و آسمان کے قلابے ملانا آپؐ کی عادت نہ تھی۔ ہمیشہ میانہ روی شعار تھا۔ کسی دنیوی معاملے کی وجہ سے نہ غصے ہوتے، نہ برا مناتے۔ لیکن اگر حق کی بے حرمتی ہوتی اور یا حق غصب کر لیا جاتا تو پھر آپؐ کے غصے کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ جب تک اس کی تلافی نہ ہو جاتی آپؐ کو چین نہیں آتا تھا۔ حق کے لئے بہر حال سینہ سپر رہتے تھے اور وہ برداشت نہیں تھا کہ حق بیان نہ کیا جائے۔ اپنی ذات کے لئے کبھی غصے نہ ہوتے اور نہ اس کے لئے بدلہ لیتے۔ جب اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے کرتے صرف انگلی نہ ہلاتے۔ جب آپؐ تعجب کا اظہار کرتے تو ہاتھ کو الٹا دیتے۔ جب کسی بات پر خاص طور پر زور دینا ہوتا تو ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے اس طرح ملاتے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو مارتے۔ جب کسی ناپسندیدہ بات کو دیکھتے تو منہ پھیر لیتے اور جب خوش ہوتے تو آنکھ کسی قدر بند کر لیتے۔ آپؐ کی زیادہ سے زیادہ ہنسی کھلے تبسم کی حد تک ہوتی۔ یعنی زور کا قہقہہ نہ لگاتے۔ ہنسی کے وقت آپؐ کے دندان مبارک ایسے نظر آتے تھے جیسے بادل سے گرنے والے سفید سفید اولے ہوتے ہیں۔

(شمائل ترمذی. باب کیف کان کلام رسول الله ﷺ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے سرخ جوڑا دھاری دار پہنا ہوا تھا اور پٹکا باندھا ہوا تھا۔ آپؐ سے بڑھ کر خوبصورت مَیں نے کبھی کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (لمبا اور پتلا) تھا تو آپؓ نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ چاند کی طرح (گول اور چمکدار) تھا۔ (بخاری کتاب المناقب باب صفة النبی ﷺ)

عرب بھی مثالیں خوب تلاش کرتے ہیں۔ عربوں کے لئے تلوار اس زمانے میں ایک بہت اہم چیز تھی اور مردانگی اور مردانہ وجاہت کی نشانی بھی سمجھی جاتی تھی۔ انہوں نے شاید اسی لئے تلوار کی مثال دی۔ لیکن جس صحابی نے دیکھا تھا انہوں نے کہا کہ نہیں ایسے چہرے کی مثال تو چاند کی ہے جو گول بھی ہے، چمکدار بھی ہے۔ جس سے ٹھنڈی روشنی بھی نکلتی ہے۔ جس کو مستقل دیکھنے کو دل بھی چاہتا ہے۔ یہ اپنا گرویدہ بھی بنا لیتی ہے۔ اس حسین چہرے میں تو ٹھنڈک ہی ٹھنڈک تھی۔ تلوار کی مثال تو نہیں دی جا سکتی جس میں کاٹنے کی خاصیت ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن تو دلوں کو موہ لینے والا حسن تھا۔

پھر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپؐ کا چہرہ دمک رہا تھا اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشی کی خبر ملتی تھی تو آپؐ کا چہرہ ایسے چمک اٹھتا تھا گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور اسی سے ہم آپؐ کی خوشی پہچان لیتے تھے۔

(بخاری کتاب المناقب باب صفة النبی ﷺ)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ

(بزرگوں کی تعظیم کرو)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان 2248.5222, 2248:1652

2243.0794

رہائش: 2237-0471,2237-8468

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ رنگ کا لباس زیب تن فرمایا ہوا تھا۔مَیں کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا اور کبھی چاند کو۔ پس میرے نزدیک تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرَ یعنی چاند سے کہیں زیادہ حسین تھے۔

(شمائل ترمذی .باب فی خلق رسول اللہ ﷺ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال، خوبصورتی، وجاہت اور اخلاق کے بارے میں ایک تفصیلی روایت اس طرح بیان ہوئی ہے۔حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرنے میں بڑے ماہر تھے اور مَیں چاہتا تھا کہ یہ میرے پاس ایسی باتیں بیان کریں جنہیں مَیں گرہ میں باندھ لوں۔ چنانچہ ہند نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارعب اور وجیہہ شکل وصورت کے تھے۔ چہرہ مبارک یوں چمکتا تھا گویا چودھویں کا چاند۔ میانہ قد یعنی پستہ قامت سے دراز اور طویل قامت سے قدرے چھوٹا۔یعنی نہ چھوٹا قد تھا نہ بہت لمبا۔ درمیانہ قد تھا۔ سر بڑا، بال خم دار اور گھنے جو کانوں کی لَو تک پہنچتے تھے۔ مانگ نمایاں، رنگ کھلتا ہوا سفید، پیشانی کشادہ، ابرو لمبے باریک اور بھرے ہوئے جو باہم ملے ہوئے نہیں تھے بلکہ درمیان میں سفید سی لکیر نظر آتی تھی جو غصے کے وقت نمایاں ہو جاتی تھی۔ ریش مبارک گھنی، رخسار نرم اور ہموار، دہن کشادہ، دانت ریخدار اور چمکیلے، آنکھوں کے کوئے باریک، گردن صراحی دار مگر چاندنی کی طرح شفاف جس پر سرخی جھلکتی تھی۔ معتدل الخلق، بدن کچھ فربہ لیکن بہت موزوں۔ پیٹ اور سینہ ہموار ہوتا تھا۔ سینہ چوڑا اور فراخ۔ جوڑ مضبوط اور بھرے ہوئے۔ جلد چمکتی ہوئی نازک اور ملائم۔ چھاتی اور پیٹ بالوں سے بالکل صاف سوائے ایک باریک سی دھاری کے جو سینے سے ناف تک چلی گئی تھی۔ کہنیوں تک دونوں ہاتھوں اور کندھوں پر کچھ کچھ بال۔ پہنچے لمبے، ہتھلیاں چوڑی، اور گوشت سے بھری ہوئی۔ انگلیاں لمبی اور سڈول۔ پاؤں کے تلوے قدرے بھرے ہوئے۔قدم نرم اور چکنے کہ پانی بھی ان کے اوپر سے پھسل جائے۔ جب قدم اٹھاتے تو پوری طرح اٹھاتے۔ رفتار باوقار لیکن کسی قدر تیز جیسے بلندی سے اتر رہے ہوں۔ جب کسی کی طرف رخ پھیرتے تو پورا رخ پھیرتے۔نظر ہمیشہ نیچی رہتی۔ یوں لگتا جیسے فضا کی نسبت زمین پر آپ کی نظر زیادہ پڑتی ہے۔آپ اکثر نیم وا آنکھوں سے دیکھتے۔اپنے صحابہ کے پیچھے چلتے اور ان کا خیال رکھتے۔ ہر ملنے والے کو سلام میں پہل فرماتے۔(شمائل ترمذی باب فی خلق رسول اللہ ﷺ)

یہ آپ کے حسن و وجاہت اور اعلیٰ خلق کا ایک ایسا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ جو کچھ بھی انسانی طاقت کسی چیز کو بیان کرنے کی ہے اس طرح بیان کیا گیا ہے۔لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ آپ کا ہر خُلق عظیم تھا اور ہر معاملے میں آپ کی عظمت اتنی تھی کہ احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔پھر بھی لگتا ہے کہ یہاں کمی رہ گئی ہے۔اس سے بہت بڑھ کر ہوں گے جو بیان ہوا ہے۔

آپؐ کے حسن کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر شفاف حسین اور خوبصورت تھے گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک چاندی سے ڈھالا گیا ہے۔(شمائل ترمذی باب فی خلق رسول اللہ ﷺ)

اور آپؐ کی خوبصورت چال کا نقشہ یُوں کھینچا گیا ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کوئی نہیں دیکھا گویا آپؐ کا چہرہ مبارک ایک درخشندہ آفتاب کی مانند تھا۔اور مَیں نے چلنے میں آپؐ سے تیز کسی کو نہیں پایا گویا زمین آپ کے لئے سمٹتی جاتی تھی۔ہمیں آپؐ کے ساتھ چلتے رہنے میں کافی دقت پیش آتی تھی جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی معمول کی رفتار سے چل رہے ہوتے تھے۔

(شمائل ترمذی باب ما جاء فی مشیۃ رسول اللہ ﷺ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روشن اور صاف رنگ کے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ موتیوں کی طرح نظر آتا تھا۔اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے تو جس طرح آدمی ڈھلوان سے اترتے ہوئے چل رہا ہوتا ہے آپؐ کے چلنے میں اس طرح کی روانی ہوتی تھی۔(مسلم کتاب الفضائل باب طیب رائحۃ النبی ﷺ)

آپؐ کے ہاتھوں کی نرمی کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے کوئی ریشم یا ریشم ملا کپڑا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو کبھی نہیں چھوا۔

(بخاری کتاب الفضائل باب صفۃ النبی ﷺ)

باوجود اس کے کہ گھریلو کام بھی کرتے تھے، جنگوں میں بھی حصہ لیتے تھے۔سب صحابہ سے سخت جان تھے۔ جنگ احزاب میں جب ایک جگہ چٹان نہیں ٹوٹ رہی تھی تو آپؐ کی ضربات نے ہی اسے ریزہ ریزہ کر دیا تھا۔تو نرم ہاتھوں سے کوئی اس غلط فہمی میں نہ پڑے کہ ان ہاتھوں نے مشقت نہیں کی تھی۔ یہ ہاتھ تو سب سے زیادہ مشقت کرنے والے ہاتھ تھے اور اس کی بے شمار مثالیں ہیں۔ آپ کو خوشبو بہت پسند تھی۔خوشبو لگایا کرتے تھے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی آپؐ اپنے اہل خانہ کی طرف چلے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہولیا تو کچھ بچے آپؐ کے سامنے آگئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ہر ایک کے رخسار کو چھونے اور پیار کرنے لگے۔ راوی بیان کرتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گال پر بھی پیار کرتے ہوئے چھوا تو مَیں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور ایسا خوشبودار پایا گویا کہ آپ نے اسے کسی عطار کے برتن میں سے نکالا ہے۔(مسلم کتاب الفضائل باب طیب رائحۃ النبیؐ)

خوشبو آپؐ کو بہت پسند تھی، خوشبو لگایا کرتے تھے اور ایک خاص جگہ رکھا کرتے تھے۔ یہ بھی روایت میں آتا ہے کہ ایک شیشی میں رکھا کرتے تھے۔اس سے خوشبو لگایا کرتے تھے۔

(شمائل ترمذی باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ ﷺ)

پھر آپ کی حیا ہے۔ وہ بھی آپؐ میں اس قدر تھی کہ جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔اور آپؐ نے فرمایا کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ بچپن میں بھی آپؐ میں اتنی حیا تھی کہ ایک موقع پر آپؐ کا کپڑا اوپر ہونے پر جب آپ کو ننگ کا احساس ہوا تو آپ کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ حالانکہ وہ کوئی ایسی بات نہیں تھی اور اس وقت آپ کی عمر بھی چھوٹی تھی لیکن آپؐ کی حیادار فطرت کو اتنا بھی گوارا نہیں ہوا۔ اور پھر جب آپؐ نے اپنے نمونے قائم کرنے تھے پھر تو اس حیا میں کوئی مقابلہ ہی نہیں کرسکتا۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پردہ دار کنواری دوشیزہ سے بھی زیادہ حیادار تھے۔(بخاری کتاب المناقب باب صفۃ النبی ﷺ) اور آپؐ جب بھی کوئی ناپسندیدہ چیز کو دیکھتے تو ہم اسے آپؐ کے چہرہ مبارک سے جان لیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اعلیٰ نمونوں کی وجہ سے صحابہؓ کا اخلاص بھی اس قدر بڑھ گیا تھا کہ وہ ہر وقت آپ کے چہرے کو دیکھا کرتے تھے کہ اس سے آپؐ کی پسند اور ناپسند کا پتہ لگائیں اور پھر آپ کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں۔

حضرت حسان بن ثابتؓ ایک قصیدے میں فرماتے ہیں

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

کہ تجھ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی تجھ سے زیادہ خوبصورت بچہ کسی عورت نے جنا ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

کہ آپؐ ہر عیب ونقص سے پاک بنائے گئے گویا کہ آپؐ اپنی مرضی سے اور جس طرح آپ نے چاہا اس عالم میں تشریف لائے۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے ملا اور کہا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نشانیاں بتائیں جو تورات میں مذکور ہیں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے اور پھر فرمایا خدا کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض صفات تورات میں بھی وہی مذکور ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔مثلاً یہ آیت ﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا...... ﴾ (الاحزاب:45) یعنی اے نبی ہم نے تجھے بطور شاہد کے اور مبشر اور نذیر کے بھیجا ہے۔ نیز امیوں کے لئے حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے۔تُو میرا بندہ اور میرا رسول ہے۔مَیں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ نیز نہ تو تُو بد خلق، درشت کلام ہے اور نہ سخت دل۔ اور نہ ہی بازاروں میں شور مچانے والا ہے۔ بدی کا بدلہ بدی سے نہیں دیتا بلکہ درگزر کرتا اور معاف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اسے وفات نہیں دے گا جب تک کہ وہ اس کے ذریعے سے ایک ٹیڑھی قوم کو راہ راست پر قائم نہ کر دے۔

(بخاری کتاب التفسیر باب انا ارسلناک شاھدا......)

شریف جیولرز
ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

پس دیکھیں کس طرح یہ باتیں سچی ثابت ہوئی ہیں۔ دنیادار لوگ اگر کوئی بھی نیکی کریں یا مثلاً نیکیوں کا اظہار کرنے والے لوگ۔ اگر کوئی نیکی کرے یا نیکی کرنے کی کوشش کریں تو نیکی کے اظہار کے لئے وقتی طور پر یہ ہوتا ہے کہ مشکل راستہ اختیار کیا جائے۔ وقتی طور پر اس لئے کہ ان میں مستقل مزاجی تو ہوتی نہیں۔ دکھاوے کی نیکیاں ہوتی ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دو معاملات میں سے کسی ایک، کو اختیار کرنے کا حق دیا جاتا تو آپؐ ہمیشہ آسان کو اختیار فرماتے بشرطیکہ گناہ نہ ہو۔ اور اگر آسان معاملے میں گناہ کا اندیشہ ہوتا تو آپؐ تمام لوگوں سے اس معاملے میں سب سے زیادہ دُور اور محتاط ہوتے۔ آپؐ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ سوائے اس کے کہ اگر کوئی اللہ کی بے حرمتی کرتا تو آپؐ اللہ کے لئے اس سے انتقام لیتے۔

(بخاری کتاب المناقب باب صفة النبیؐ)

آپؐ کا ہر قول، ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے تھا۔ ایک تو ہر کام میں آسان راستہ تلاش کرتے۔ دوسرے آسان اور مشکل راستے کا فیصلہ اس سوچ سے فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے، اس کی رضا کیا ہے۔ اور پھر اگر کسی سے انتقام لیا بھی تو اپنی ذات کے لئے نہیں لیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی غیرت کی خاطر لیا۔

آپؐ کی غذا بھی نہایت سادہ تھی۔ لیکن اچھا کھانا میسر آتا تو وہ بھی پسند فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انسؓ ایک دعوت کا ذکر کرتے ہیں کہ آپؐ ایک دعوت میں تشریف لے گئے۔ کہتے ہیں مَیں بھی ساتھ تھا۔ اس دعوت میں جو کی روٹی اور کدو گوشت کا سالن پیش کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو پسند تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شوربے میں سے کدو تلاش کر کر کے نوش فرماتے رہے۔ اس لئے مجھے بھی کدو سے رغبت ہوگئی۔

(شمائل ترمذی باب ما جاء فی صفة ادالم رسول الله ﷺ)

اگر آج کسی دعوت میں کسی کو کدو گوشت کھلائیں تو شاید مذاق اڑنا شروع ہو جائے۔ اس زمانے میں تو ایسے حالات تھے کئی کئی دن فاقوں میں گزرتے تھے۔

پھر حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے میں میٹھی چیز اور شہد پسند فرمایا کرتے تھے، آپؐ کو میٹھا پسند تھا۔ (بخاری کتاب الأطعمة باب الحلوی والعسل)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اہل خانہ اکثر کئی کئی راتیں بھوک میں گزار دیا کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی باب ما جاء فی صفة رسول الله ﷺ)

تو جیسا کہ پسند کا ذکر آیا ہے، میٹھا کھانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میٹھا ہوگا تو کھاؤں گا، نہیں ہوگا تو نہیں کھاؤں گا۔ فلاں چیز پکے گی تو کھاؤں گا اور وہ ضرور ملے۔ اگر مل گیا تو الحمد للہ اور اگر نہیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف بھوک برداشت کرنے کی تلقین ہی نہیں فرمائی بلکہ عملاً یہ کر کے دکھایا۔ بعض دفعہ یہ بھی ہوتا تھا کہ پوچھتے ہیں گھر میں کچھ کھانے کو ہے۔ اگر جواب 'نہیں' میں ملتا تو کہتے اچھا ٹھیک ہے آج روزہ رکھ لیتے ہیں۔ اور یہ روزے بھی اکثر اوقات آٹھ پہرے ہوتے تھے۔ یعنی ایک رات کو کھایا ہے تو اگلے دن 24 گھنٹے بعد رات کو روزہ افطار کیا ہے۔

جنگ خندق میں جب صحابہ نے بھوک کی وجہ سے خالی پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے۔ آپ کو دکھائے تو آپؐ نے بھی اپنا کپڑا اٹھا کر دکھایا کہ تمہارا ایک پتھر بندھا ہوا ہے، میرے دو پتھر بندھے ہوئے ہیں۔ غرض اگر کبھی صحابہ کسی مشکل میں گرفتار ہوئے تو سب سے بڑھ کر اس مشکل میں آپؐ نے خود اپنے آپ کو ڈالا ہے تا کہ نمونے قائم کریں۔

حضرت مسیح مُوعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھو کہ آپؐ کی نبوت کے زمانے میں سے تیرہ سال مصائب اور شدائد کے تھے اور دس سال قوت و ثروت اور حکومت کے۔ مقابل میں کئی قومیں۔ اول تو اپنی ہی قوم تھی۔ یہودی تھے۔ عیسائی تھے۔ بت پرست قوموں کا گروہ تھا۔ مجوس تھے وغیرہ، جن کا کام کیا ہے؟ بت پرستی، جو ان کا حقیقی خدا کے اعتقاد سے پختہ اعتقاد اور مسلک تھا۔ وہ کوئی کام کرتے ہی نہ تھے جو بتوں کی عظمت کے خلاف ہو۔ شراب خوری کی یہ نوبت کہ دن میں پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ شراب بلکہ پانی کی بجائے شراب ہی سے کام لیا جاتا تھا۔ حرام کو تو شیر مادر جانتے تھے۔ اور قتل وغیرہ ان کے نزدیک ایک گاجر مولی کی طرح تھا۔ غرض کُل دنیا کی اقوام کا نچوڑ اور گندے عقائد کا عطر ان کے حصے میں آیا ہوا تھا۔ اس قوم کی اصلاح کرنی اور پھر ان کو درست کرنا اور پھر اس پر زمانہ وہ کہ یکہ و تنہا۔ بے یار و مددگار پھرتے ہیں۔ کبھی کھانے کو ملا اور کبھی بھوکے ہی سو رہے۔ جو چند ایک ہمراہی ہیں ان کی بھی ہر روز بُری گت بنتی ہے۔ بے کس اور بے بس۔ اِدھر کے اُدھر اور اُدھر کے اِدھر مارے مارے پھرتے ہیں۔ وطن سے بے وطن کر دیئے گئے۔

پھر دوسرا زمانہ تھا کہ تمام جزیرہ عرب ایک سرے سے دوسرے سرے تک غلام بنا ہوا ہے۔ کوئی مخالفت کے رنگ میں چوں بھی نہیں کر سکتا۔ اور ایسا اقتدار اور رعب خدا نے دیا ہوا ہے کہ اگر چاہتے تو کل عرب کو قتل کر ڈالتے۔ اگر ایک نفسانی انسان ہوتے تو ان سے ان کی کرتوتوں کا بدلہ لینے کا عمدہ موقع تھا۔ جب الٹ کر مکہ فتح کیا تو ﴿لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ﴾ فرمایا۔

غرض اس طرح سے جو دونوں زمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آئے اور دونوں کے واسطے ایک کافی موقع تھا کہ اچھی طرح سے جانچے پرکھے جاتے۔ اور ایک جوش یا فوری ولولہ کی حالت نہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر طرح کے اخلاق فاضلہ کا پورا پورا امتحان ہو چکا تھا۔ اور آپؐ کے صبر، استقلال، عفت، حلم، بردباری، شجاعت، سخاوت، جود وغیرہ وغیرہ کل اخلاق کا اظہار ہو چکا تھا اور کوئی ایسا حصہ نہ تھا جو باقی رہ گیا ہو۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 148-149)

پھر فرمایا کہ: ''وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے، اپنے اعمال اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا''۔ یعنی اپنے تمام عمل اور فعل سے اعلیٰ نمونے دکھائے جو ایک مکمل انسان کے ہو سکتے ہیں۔ ''وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم کا عالَم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیّین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے ہمارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیح بن مریمؑ اور ملاکیؑ اور یحییٰؑ اور زکریاؑ وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اس نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔'' (اتمام الحجة صفحه 36)

آپؑ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر آپؐ پر درود بھیجیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

❁❁❁ ❁ ❁❁❁

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

دعاؤں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی کلکتہ ...... اسد محمود بانی کلکتہ

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:

Late Mian Muhammad Yusuf Bani

(1908-1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

Ph. Showroom: 237-2185, 236-9893 Ware House: 343-4006, 343-4137, Resi : 236-2096, 236-4696, 237-8749 Fax No: 91-33-236-9893

اذکروا موتکم بالخیر ::

محترم محمد کریم اللہ نوجوان صاحب مرحوم کا ذکر خیر

...........................(محمد عمر مبلغ انچارج کیرالہ)...........................

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ تعلق رکھنے والی بعض شخصیتیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ ان میں سے ایک محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان (مدراس) تھے۔ جماعت احمدیہ کے بے لوث اور مخلص خادم انگریزی اور اردو میں پرجوش مقرر بہترین مضمون نگار محترم نوجوان صاحب کی وفات پر عرصہ ڈیڑھ سال گذر چکا ہے مجھے ان کے ساتھ بیس سالہ مصاحبت و معاونت ہمیشہ یاد رہے گی۔ ۱۹۷۰ء سے لیکر ۱۹۹۰ء تک کا طویل زمانہ جب کہ خاکسار مدراس میں بحیثیت مبلغ انچارج خدمت بجا لارہا تھا ہر وقت مرحوم میرے ساتھ تعاون کیا کرتے تھے اور ہر ذہنی پریشانی اور آزمائش میں میری دستگیری فرمایا کرتے تھے۔

ان کے ساتھ وابستہ کئی شیریں یادیں ہیں اور کئی ایسے دلچسپ اور پرلطف واقعات ہیں جو کبھی فراموش نہیں کئے جاسکتے ہیں۔

ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

ایک عیسائی مناد کا فرار ::

اخباروں میں جب بھی کسی مذہبی تقریب یا جلسہ وغیرہ کا اعلان شائع ہوتا تو ہم دونوں وہاں پہنچ جایا کرتے تھے ہمیشہ موصوف کہا کرتے تھے کہ مجھ میں احمدیت نے ایک عجیب قسم کی قوت اور طاقت پیدا کردی تھی کہ بڑی سے بڑی علمی مجلس میں بھی بے خوف اور نڈر ہو کر اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتے ہوئے جایا کرتا تھا۔

چنانچہ ایک دن اخباروں میں یہ اعلان شائع ہوا کہ مدراس کے Christian College میں ایک پادری اسلام کے بارے میں کلاس دیں گے اور اس میں شرکت کی عام دعوت ہے۔ اس اعلان کے مطابق ہم دونوں کالج کے لیکچر ہال میں پہنچے تو پادری صاحب بہت سارے طلباء و طالبات کو مخاطب کر رہے تھے باہر سے صرف ہم دونوں ہی تھے ہمیں دیکھ کر پادری صاحب بہت خوش ہوئے اور سٹیج میں ہمیں جگہ دی۔ پادری صاحب نے ہم سے سورہ فاتحہ پڑھنے اور اس کا ترجمہ کرنے کیلئے کہا۔ چنانچہ خاکسار نے سورہ فاتحہ پڑھ کر اس کا ترجمہ سنایا۔ معلوم ہوتا تھا کہ اُنہوں نے ہمیں دیکھ کر اپنی تقریر کا موڑ بدل دیا تھا انہوں نے سورہ فاتحہ پر روشنی ڈال کر تقریر کی اس دوران مکرم نوجوان صاحب نے پادری صاحب سے اسلام اور احمدیت کے موضوع پر گفتگو کرنے کی خواہش ظاہر کی تو اُنہوں نے کہا کہ کلاس کے اختتام کے بعد اُن کے دفتر میں گفتگو کریں گے۔

اس کے بعد جلد ہی اُنہوں نے کلاس برخاست کی اور ہم دونوں کو آفس روم میں لے گئے مکرم نوجوان صاحب نے الوہیت مسیح پر گفتگو شروع کی کچھ دیر بعد انہوں نے سب سے پہلے یہ سوال کیا کہ آپ دونوں احمدی تو نہیں؟ ہمیں معلوم تھا کہ اگر ہم اثبات میں جواب دیں گے تو پادری صاحب گفتگو نہیں کریں گے۔ اس لئے خاکسار نے کہا کہ ہم نے حضرت مرزا صاحب کی بہت ساری کتابیں پڑھی ہیں اس کے بعد گفت و شنید جاری رہی۔ دوران گفتگو پھر اُنہوں نے پوچھا کہ آپ دونوں سچ سچ بتائیں کہ آپ احمدی ہیں یا نہیں مجھے ہاں یا نہیں میں جواب ملنا چاہئے تو ہم نے کہا کہ الحمد للہ ہم احمدی ہیں تو فوراً وہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا کہ اب بس کریں ہم آپ سے مزید گفتگو کرنا نہیں چاہتے۔ ہم نے کئی رنگ میں سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن وہ قطعاً گفتگو کیلئے تیار نہیں ہوئے اس لئے ہمیں طوعاً کرھاً واپس آنا پڑا۔

مدراس کے S.I.E.T کالج کے سربراہ محترم احمد سعید صاحب جو پیغامی خیالات کے حامل تھے محترم نوجوان صاحب کے پرانے شناسا تھے۔ اس لئے کہ شروع شروع میں محترم نوجوان صاحب بھی پیغامی خیالات کے تھے۔ اس کے بعد محترم مولانا عبد اللہ صاحب محترم مولانا محمد سلیم صاحب محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی محترم پروفیسر محمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ مدراس کے ساتھ کئی نشست کے بعد محترم نوجوان صاحب کو خدا تعالیٰ نے احمدیت کی روشنی سے منور کیا۔ محترم نوجوان صاحب نے محترم احمد سعید صاحب سے میرا تعارف کروایا۔ اس کے بعد کئی دفعہ ہم دونوں اُن کے مکان میں جاکر تبادلہ خیالات کیا کرتے رہے۔ ان کے کالج میں جب بھی کوئی مذہبی یا سماجی تقریب ہوتی تو ہم دونوں کو ضرور مدعو کیا کرتے تھے۔

مہاراشٹر کے سابق منسٹر زکریا صاحب کی معذرت

ایک دفعہ ہمیں محترم احمد سعید صاحب کی طرف سے دعوت نامہ ملا کہ مہاراشٹر کے مشہور سیاسی و سماجی لیڈر اور سابق وزیر جناب زکریا صاحب کی تقریر قرآن مجید کے تراجم پر ہوگی چنانچہ وقت مقررہ پر ہم دونوں کالج کے لیکچر ہال میں پہنچے۔ انہوں نے مختلف انگریزی و اردو و دیگر تراجم قرآن کے بارے میں جائزہ لیکر موازنہ کر کے تقریر کی۔ لیکن اُنہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن کے بارے میں کچھ نہ کہا جلسہ ختم ہونے پر ہم دونوں سٹیج پر پہنچے اور جناب زکریا صاحب سے کہا کہ آپ کی تقریر تو ٹھیک ہے لیکن ادھوری ہے جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے دس ضخیم جلدوں پر مشتمل تفسیر کبیر اور اسی طرح تفسیر صغیر تصنیف فرمائی تھی اور جماعت احمدیہ نے دنیا کی کئی زبانوں میں تراجم شائع کئے ہیں آپ نے اس کا ذکر تک نہیں کیا۔ یہ بے انصافی ہے تو اُنہوں نے فوراً معذرت چاہتے ہوئے کہا کہ میں ذکر کرنا بھول گیا۔ یہ کہہ کر فوراً وہ اپنے دوستوں کے جھرمٹ میں چلے گئے۔

محترم مولانا عبد الماجد صاحب ایڈیٹر صدق جدید سے ملاقات

S.I.E.T میں ہی منعقدہ ایک جلسہ میں شرکت کیلئے محترم مولانا عبد الماجد صاحب مدیر صدق جدید تشریف لائے ہوئے تھے مولانا صاحب موصوف جناب نوجوان صاحب کو جانتے تھے۔ جلسہ کے بعد ہم دونوں سٹیج پر گئے اور جماعت کے موجودہ حالات کے بارے میں نہایت خوشنما ماحول میں گفتگو کی۔ موصوف جماعت احمدیہ کی دینی خدمات کے بہت مداح تھے موصوف کئی دفعہ اپنے رسالہ ہفت روزہ میں جماعت احمدیہ کی دینی خدمات کو سراہتے ہوئے مضمون اور ایڈیٹوریل تحریر فرمایا کرتے تھے۔

شیخ عبد اللہ صاحب سے ملاقات

جب جناب شیخ عبد اللہ شیر کشمیر سابق وزیر اعلیٰ جموں کشمیر کیرلہ کا دورہ ختم کر کے مدراس تشریف لائے تو محترم احمد سعید صاحب نے S.I.E.T کی طرف سے اُن کے اعزاز میں کالج کے وسیع و عریض آنگن میں ایک عصرانہ کا انتظام کیا تھا محترم احمد سعید صاحب نے ہم دونوں کو بھی مدعو کیا تھا۔ شہر کے بہت سارے معززین اس تقریب میں موجود تھے جناب شیخ عبد اللہ اور ان کی بیگم صاحبہ سب کا تعارف حاصل کرتے ہوئے ہماری میز کی طرف تشریف لائے۔ تو محترم احمد سعید صاحب نے ہم دونوں کا اس طرح تعارف کرایا کہ یہ دونوں ہندوستانی مسلمان اور پاکستانی غیر مسلم ہیں۔ اُس وقت جناب شیخ صاحب یہ کہہ کر فوراً دوسری طرف چلے گئے کہ بھٹو نے اپنے اقتدار کی خاطر احمدیوں کو قربانی کا بکرا بنایا ہے اس وقت ذوالفقار علی بھٹو کا اقتدار تھا۔

مدھورے (تامل ناڈو) میں منعقدہ بین المذاہب کانفرنس میں شرکت اور شری شنکر آچاریہ سے ملاقات

جنوبی ہند کے مشہور ہندو مذہبی رہنما شری شنکر آچاریہ جیند رسرسوتی سوامی کی زیر نگرانی ہندوؤں کی طرف سے چند سال قبل تامل ناڈو کے مدھورائی میں ایک بین المذاہب کانفرنس بلائی گئی تھی جس کا افتتاح نیپال کے مہاراجہ نے کیا تھا اس میں شرکت اور تقریر کرنے کیلئے جماعت احمدیہ کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس میں شرکت کیلئے محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب محترم نوجوان صاحب اور خاکسار پر مشتمل وفد گیا تھا۔ تامل ناڈو کی مختلف جماعتوں سے بھی احمدی احباب تشریف لے گئے تھے۔ اس سہ روزہ کانفرنس کی روزانہ دو نشستیں ہوتی تھیں۔ صبح کی نشست نمائندگان کے لئے مخصوص تھی اور شام کی نشست عوام الناس کے لئے۔ چنانچہ صبح کی دو نشستوں میں محترم حافظ صاحب اور محترم نوجوان صاحب نے انگریزی میں تقریر کی۔ شام کی نشست میں جو عوام الناس کیلئے عام تھی خاکسار کی اسلام اور امن عالم پر ۳۰ منٹ کی تامل زبان میں تقریر ہوئی۔ اس وقت پچاس ہزار کے قریب حاضری تھی حاضرین میں سے اکثر اپنے روحانی رہنما شری شنکر آچاریہ کے درشن کیلئے آئے ہوئے تھے۔ سوامی جی اوّل تا آخر سٹیج پر براجمان تھے اور خاکسار کی تقریر اوّل تا آخر سنتے رہے۔

اس نشست کے بعد سوامی جی کی طرف سے ہماری طرف پیغام بھیجا گیا کہ سوامی جی ہم سے علیحدگی میں ملنا چاہتے ہیں چنانچہ وقت مقررہ پر دوسرے دن صبح ۸ بجے اُنہوں نے ہمارے لئے ایک کار بھیجی ہم تینوں چلے گئے سوامی جی بظاہر ایک جھونپڑا نما گھر میں جو Air Condition تھا اپنے مریدوں کے درمیان ایک تخت پر رونق افروز تھے ہم تینوں اُن کے روبرو نیچے بیٹھنے لگے تو اُنہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ نہیں میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔ اس طرح ہم تینوں ان کے تخت کے ساتھ ہی کرسیوں پر بیٹھ گئے سب سے پہلے محترم نوجوان صاحب نے چند کلمات جماعت احمدیہ کے تعارف میں انگریزی میں کہے تو سوامی جی نے مجھ سے تامل زبان میں گفتگو شروع کی اُن کے پہلے سوال ہی نے ہمیں حیرت میں ڈال دیا کہ اسلام کے بارے میں سوامی جی کا مبلغ علم کیا ہے انہوں نے مجھ سے جو سوال کیا وہ یہ تھا کہ محمد صاحب نے قرآن کب تصنیف کی۔ اس سوال کا خاکسار نے تفصیل سے جواب دیا اس کے بعد مختلف سوالات ہوتے رہے جن کا ہم باری باری جواب دیتے رہے۔

اُس وقت سوامی جی کو کسی مندر میں درشن کیلئے جانا تھا تو اُن کے سیکرٹری پروفیسر مہادیو نے جو مدراس یونیورسٹی کے شعبہ فلاسفی کے سربراہ تھے سوامی جی کو یاد دلایا تو سوامی جی نے کہا کہ جب تک میں چاہوں یہ گفتگو جاری رہے گی اس کے چند منٹ کے بعد ہم رخصت ہوئے۔ رخصت ہوتے وقت ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک جپ مالا سوامی جی کی تصویر اور ہندومت کے بارے میں انگریزی کتاب دی گئی۔ عموماً سوامی جی یہ تحفہ معزز اشخاص کو ہی دیا کرتے تھے۔

گورنروں سے ملاقات

۱۹۷۰ء سے لیکر ۱۹۹۰ء تک تامل ناڈو میں جتنے بھی گورنر صاحبان تشریف لاتے رہے اُن سب سے جماعت کی طرف سے وفد جاکر ملا کرتے تھے اور قرآن کریم اور دیگر لٹریچر تحفۃً دیا کرتے تھے۔ ہر وفد میں محترم نوجوان صاحب شامل ہوا کرتے تھے۔

محترم نوجوان صاحب کے ساتھ اس طرح کے بہت سارے واقعات ہوتے تھے طوالت کی وجہ سے چھوڑ رہا ہوں محترم نوجوان صاحب آزاد نوجوان کے نام سے ایک ہفت روزہ اخبار نکالا کرتے تھے بہت علمی مضامین کے علاوہ وہ مخالفین کے اعتراضات کا ٹھوس اور ناقابل تردید جواب دیا کرتے تھے جماعت کی طرف سے ہونے والے ہر جلسہ میں اُن کی تقریر لازمی ہوا کرتی تھی۔

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور دیگر مبلغین اور مرکزی نمائندگان کے ساتھ خاص محبت اور احترام رکھتے تھے بہر حال مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت اور غریق رحمت فرمائے۔ مرحوم اپنے پیچھے سوگوار دو بیواؤں اور کئی بچوں اور بچیوں کو چھوڑ گئے ہیں جو سب کے سب سلسلہ کے ساتھ بہت خلوص و محبت اور وفاداری کے جذبات رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بڑکا گاؤں: جماعت احمدیہ بڑکا گاؤں سرکل موتیہاری بہار نے ۱۸ مارچ کو بعد نماز مغرب وعشاء خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کیا۔ تلاوت ونظم کے بعد ایک مقامی بزرگ نے نصائح کیں اور خاکسار نے تقریر کی۔ دعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (شیخ مسعود احمد مبلغ سلسلہ وسرکل انچارج موتیہاری)

بھاگلپور: جماعت احمدیہ بھاگلپور نے ۸ مئی کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم مسعود عالم صاحب مسجد میں جلسہ کیا جس میں صدارتی خطاب کے علاوہ مکرم سید عبدالعزیز صاحب معلم اور خاکسار نے تقریر کی۔ حاضرین میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ)

بھرتپور: جماعت احمدیہ بھرتپور (سرکل موتیہاری) بہار نے ۵ مئی کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم اختر پرویز صاحب صدر جماعت جلسہ کیا جس میں مکرم اطہر پرویز صاحب مکرم قیام اللہ صاحب راوت گدی معلم، خاکسار نے تقریر کی نیز مکرم صدر اجلاس نے خطاب کیا آخر پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (شیخ مسعود احمد مبلغ سلسلہ)

دیودرگ: جماعت احمدیہ دیودرگ نے ۴ مئی کو زیر صدارت مکرم محمد خواجہ حسین صاحب صدر جماعت مسجد میں جلسہ کیا جس میں خاکسار کے علاوہ مکرم اقبال احمد صاحب مکرم فہیم احمد صاحب نور ایڈووکیٹ۔ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

راٹھ: جماعت احمدیہ راٹھ نے ۲۹ اپریل کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم محمد اکرام صاحب صدر جماعت احمدیہ مسجد میں جلسہ کیا جس میں مکرم انوار محمد صاحب سابق صوبائی امیر یوپی۔ مکرم ابرار احمد صاحب ایڈووکیٹ اور خاکسار نے تقریر کی صدارتی خطاب ودعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (شیخ ناصر الدین مبلغ سلسلہ)

سکندر آباد: جماعت احمدیہ سکندر آباد نے ۲۴ اپریل کو صبح ساڑھے گیارہ بجے مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد جلسہ کیا۔ جس میں، خاکسار کے علاوہ عزیز طلحہ، مکرم حافظ صالح محمد صاحب الہ دین امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد۔ نیز صدر جلسہ نے خطاب کیا۔ مہمان خصوصی مکرم نصرت اللہ صاحب غوری قائمقام صوبائی امیر آندھرا نے دعا کروائی جلسہ میں مقامی مردوزن کے علاوہ حیدر آباد کے احباب نے بھی شرکت کی حاضرین جلسہ کی شربت سے تواضع کی گئی۔ (پی ایم رشید مبلغ سلسلہ)

سنگاپور: جماعت احمدیہ سنگاپور نے ۲۴ اپریل کو بعد نماز مغرب وعشاء خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کیا تلاوت قرآن مجید وترجمہ مکرم مولوی فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ سنگاپور نے پیش کیا۔ مکرم گوتم احمد صاحب نے نظم سنائی بعدہ مکرم مولوی محمد معراج علی صاحب مبلغ سلسلہ بھدرک۔ مکرم شیخ عظیم صاحب سیکرٹری مال سورو۔ مکرم فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے تقریر کی۔

جلسہ میں چار جماعتوں سے قریباً ۷۰ مردوزن نے شرکت کی۔ اجلاس رات گیارہ بجے ختم ہوا۔ رات کا کھانا کھا کر احباب گھروں کو واپس لوٹے۔ (شیخ علاؤالدین مبلغ سلسلہ سورو)

سونگھڑہ: جماعت احمدیہ سونگھڑہ نے ۲۲ اپریل کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم میر عبدالرحیم صاحب صدر جماعت سونگھڑہ محلہ محی الدین پور کی مسجد میں جلسہ کیا۔ جس میں عزیز طارق احمد، خاکسار، مکرم سید مدثر الدین صاحب مکرم سید دبستان احمد صاحب مکرم سید انوار الدین صاحب مکرم میر کمال الدین صاحب نے تقریر کی اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ تمام حاضرین کی چائے وبسکٹ سے تواضع کی گئی۔ (سید سہیل احمد طاہر سیکرٹری)

جماعت احمدیہ سورو: جماعت احمدیہ سورو نے ۲۲ اپریل کو بعد نماز مغرب وعشاء خاکسار کی زیر صدارت مسجد احمدیہ میں جلسہ کیا مسجد کو خوبصورت لائٹوں سے سجایا گیا جلسہ میں مکرم شیخ شمس الدین خان صاحب۔ مکرم عبدالودود صاحب قائد مجلس، مکرم شیخ سجاد احمد صاحب مکرم شیخ عظیم صاحب سیکرٹری مال اور خاکسار نے تقریر کی آخر میں نماز باجماعت پڑھنے والے اور پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں کو انعامات دئے گئے تمام افراد کے کھانے کا انتظام تھا۔ (شیخ علاؤالدین مبلغ سلسلہ)

عثمان آباد: جماعت احمدیہ عثمان آباد نے ۲۲ اپریل کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد میں زیر صدارت صدر صاحب جماعت احمدیہ جلسہ کیا جس میں مکرم وسیم احمد صاحب عظیم اور مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب صدر جماعت نے تقریر کی دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا سب حاضرین کو کھانا کھلایا گیا۔ (ماعون ہواس معلم سلسلہ)

کٹے بنور: جماعت احمدیہ کٹے بنور سرکل دیودرگ نے ۲۴ اپریل دوپہر ۳ بجے زیر صدارت مکرم ناصر احمد صاحب نور سابق صدر جماعت جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مکرم شیخ برہان الدین صاحب مبلغ سلسلہ مکرم ٹی کے ارشاد احمد صاحب۔ مکرم اقبال احمد صاحب معلم اور صدر جلسہ نے خطاب کیا گردونواح کی جماعتوں سے قریباً ۵۰۰ افراد شامل ہوئے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ (ایم اے محمود سرکل انچارج دیودرگ)

لچھمی پور: جماعت احمدیہ لچھمی پور سرکل موتیہاری نے ۲۲ اپریل کو بعد نماز مغرب وعشاء خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کیا جس میں مکرم ابوالقیس صاحب معلم اور مکرم شیخ سلمان صاحب معلم اور خاکسار نے تقریر کی دعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (شیخ مسعود احمد مبلغ سلسلہ)

سکھ بھٹولی ہماچل کے جے ماں آشرم میں جماعت احمدیہ کے علماء کرام کی تقاریر

ہومیو پیتھک وایلو پیتھک فری میڈیکل کیمپ واحمدیہ بک سٹال کا اہتمام

حسب سابق امسال بھی جماعت کے علماء کرام نے جناب سنت بابا فقیر چند جی صاحب کی دعوت پر ان کے مذہبی جلسہ میں شرکت کی اور جماعت کی طرف سے فری میڈیکل کیمپ کا اہتمام کیا۔

مورخہ 15.5.05 کو مکرم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب نے اصلاح بین الناس کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ تمام انبیاء کی بعثت کا یہی مقصد تھا کہ وہ لوگوں کو آپس میں ملائیں اور اصلاح کریں حضرت کرشن جی نے بھی اس بھگت کو پیارا کہا جو لوگوں کے درمیان میں اتفاق واتحاد قائم کرنے میں کوشاں رہتا ہے اس زمانہ کے مامور وکلکی اوتار حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے بھی تمام مذاہب واقوام کے لوگوں کو آپس میں ملانے کی کوشش کی ہے۔

مورخہ 16.5.05 کو محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی قادیان نے عبادت وتعلق باللہ کے موضوع پر تقریر کی آپ نے قرآن مجید کے حوالے سے بتایا کہ عبادت سے ہی انسان کو دلی سکون اور اطمینان حاصل ہو سکتا ہے آج کے اس کل یگ میں ہر انسان پریشان ہے اس کو سکون واطمینان حاصل نہیں اُس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے رب کی صحیح رنگ میں عبادت نہیں کرتا۔ ہمیں سب سے آسان اور مختصر طریق کو تلاش کرنا چاہئے جس کو اختیار کر کے ہم اپنے رب کی عبادت کا حق ادا کر سکیں۔ اس موقعہ پر ہماچل پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ شری پریم کمار دھومل جی اور سابقہ وزراء بھی موجود تھے۔

مورخہ 18.5.05 کو محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد بھارت نے اپنی تقریر میں اس طرف خصوصیت سے توجہ دلائی کہ جس طرح انسان اپنے جسم کی حفاظت کیلئے ہر ممکن کوشش کرتا ہے اس سے زیادہ روح کی حفاظت کیلئے کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں زبان اور آنکھوں اور کانوں کی حفاظت کرنے کے سلسلہ میں قرآنی تعلیم کی روشنی میں توجہ دلائی۔

مورخہ 20.5.05 کو مکرم مولوی عبدالوکیل صاحب نیاز زعیم اعلیٰ قادیان نے تعاون باہمی آپسی محبت وپیار اور ایک دوسرے کے ساتھ رواداری اور دوسرے کے دُکھ درد اور تکلیف کو اپنا دُکھ درد سمجھ کر اُس کو دور کرنے اور ایسے شخص کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرنے کے بارے اسلامی تعلیم پیش کی۔

مورخہ 15.5.05 تا 20.5.05 جماعت احمدیہ کی طرف سے فری میڈیکل کیمپ کا اہتمام کیا گیا تھا اس کیمپ میں محترم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب S.M.O احمدیہ ہومیو پیتھک ڈسپنسری قادیان خاکسار اور مکرم ڈاکٹر شکیل احمد صاحب اعظم اور معاونین نے خدمت بجالائی۔ اس کیمپ میں کم وبیش 1500 مریضوں کا طبی معائنہ کیا گیا اور مفت ادویات دی گئیں اس علاقہ کے غریب عوام نے جماعت احمدیہ کے فری میڈیکل کیمپ سے فائدہ اٹھایا اور جماعت احمدیہ کے خدمت خلق کے کاموں کو بہت سراہا۔

مورخہ 15.5.05 تا 20.5.05 اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کے بک سٹال کا اہتمام تھا قرآن پاک کے تراجم بزبان ہندی۔ اردو اور گورمکھی کے علاوہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب امام مہدی علیہ السلام کی مختلف کتب کے علاوہ دیگر لٹریچر پیش کیا گیا۔

مکرم تبریز احمد صاحب اور مکرم طیب احمد صاحب خادم نے مجلس خدام الاحمدیہ کی جانب سے بک سٹال کا اہتمام کیا اور بہت سے افراد کو جماعت کا فری لٹریچر دیا اور تبلیغی گفتگو کی۔

مورخہ 20.5.05 کو محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد نے ہماچل کی جماعت کی طرف سے ایک وفد کی صورت میں سنت بابا فقیر چند جی اور ان کے منتظمین سے ملاقات کی۔ (ڈاکٹر دلاور خان قادیان)

کالیکٹ میں تربیتی جلسہ

مورخہ 19 مئی کو شام ۵ بجے مسجد احمدیہ میں زیر صدارت محترم اے پی کنجا موصاحب امیر جماعت احمدیہ ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا اس تربیتی اجلاس میں شرکت کیلئے تمام احباب ومستورات مع بچگان تشریف لائے تلاوت قرآن مجید ونظم خوانی کے بعد محترم امیر صاحب نے اجلاس کی غرض وغایت بیان کی۔ اس کے بعد محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے مختلف تربیتی واصلاحی اُمور کے علاوہ برکات خلافت کے نہایت اہم موضوع پر تقریر فرمائی اس کا رواں ترجمہ مکرم احمد سعید صاحب زعیم انصار اللہ سناتے رہے۔ بعدہ خاکسار نے اور مکرم مولوی اسماعیل صاحب نے مختلف تربیتی امور پر خطاب کیا اجتماعی دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

:: وصایا ::

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو اطلاع دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر **15542** میں لیاقت علی ولد عبدالمعبود قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 28 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد انور احمد العبد لیاقت علی گواہ شد محمد عارف ربانی

وصیت نمبر **15543** میں محمد مفضل الحق ولد عبدالحمید قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد محمد انور احمد العبد محمد مفضل الحق گواہ شد محمد عارف ربانی

وصیت نمبر **15544** میں فرید احمد دانی ولد منور احمد دانی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 27 سال پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد محمد انور احمد العبد فرید احمد دانی گواہ شد سلطان صلاح الدین کبیر

وصیت نمبر **15545** میں صابر احمد ولد شیخ کلیم احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد محمد انور احمد العبد صابر احمد گواہ شد محمد عارف ربانی

وصیت نمبر **15546** میں شمیم الدین خان ولد کلیم الدین خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد سلطان صلاح الدین کبیر العبد شمیم الدین خان گواہ شد محمد انور احمد

وصیت نمبر **15547** میں محمد ممتاز علی ولد محمد نیز قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد محمد انور احمد العبد محمد ممتاز علی گواہ شد محمد عارف ربانی

وصیت نمبر **15548** میں صادق احمد ولد بشیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد محمد انور احمد العبد صادق احمد گواہ شد محمد عارف ربانی

وصیت نمبر **15549** میں افتخار احمد اکمل ولد اکمل احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری آبائی جائیداد غیر منقسم ہے۔ ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد محمد انور احمد العبد افتخار احمد اکمل گواہ شد رفیق احمد بیگ

وصیت نمبر **15550** میں محمد بشیر ولد محمد شریف قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد محمد انور احمد العبد محمد بشیر گواہ شد شیخ برہان احمد

وصیت نمبر **15551** میں یامین خان ولد سلیم خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد محمد انور احمد العبد یامین خان گواہ شد رفیق احمد بیگ

وصیت نمبر **15552** میں شیخ برہان احمد ولد شیخ عمران قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد محمد انور العبد شیخ برہان احمد گواہ شد رفیق احمد بیگ

اعلان نتیجہ مقالہ نویسی

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ نے درسی سال 05-2004 میں انعامی مقالہ کا عنوان ''مسلمان عورت کیلئے تعلیم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے'' کا انتخاب کیا تھا۔ ہندوستان کے مختلف افراد جماعت کی طرف سے یہ مقالہ جات موصول ہوئے تھے کامیاب ہونے والے افراد کو نظارت دلی مبارکباد پیش کرتی ہے۔

نتیجہ کے مطابق ۔ا۔ شیخ فرید احمد طالب علم جامعہ احمدیہ قادیان (اول) ۔ عزیز شیخ مجاہد احمد مبلغ سلسلہ (دوم) انعام کے حقدار قرار پائے ہیں۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

بقیہ صفحہ : 1

سکے۔(اگر ہم دعا کا کام زبان سے کبھی نہ لیں تو ہماری شوربختی ہے۔ بہت سی بیماریاں ایسی ہیں کہ اگر وہ زبان کو لگ جائیں تو وہ یک دفعہ ہی کام چھوڑ بیٹھتی ہے۔) یہ رحیمیت ہے۔ایسا ہی قلب میں خشوع وخضوع کی حالت رکھی اور سوچنے اور تفکر کی قوتیں ودیعت کی ہیں۔پس یاد رکھو اگر ہم ان قوتوں اور طاقتوں کو معطل چھوڑ کو دعا کرتے ہیں تو یہ دعا کچھ بھی مفید اور کارگر نہ ہوگی۔کیونکہ جب پہلے عطیہ سے کچھ کام نہیں لیا، تو دوسرے سے کیا نفع اٹھائیں گے۔اسی لئے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ سے پہلے ایاک نعبد بتا رہا ہے کہ ہم نے تیرے پہلے عطیوں اور قوتوں کو بیکار اور برباد نہیں کیا۔یاد رکھو! رحمانیت کا خاصہ یہی ہے کہ وہ رحیمیت سے فیض اٹھانے کے قابل بنادے اسلئے خدا تعالیٰ نے جو اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المومن:۶۱) فرمایا یہ نری لفاظی نہیں ہے بلکہ انسانی شرف اسی کا متقاضی ہے، مانگنا انسانی خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا۔جو نہیں سمجھتا اور نہیں مانتا وہ ظالم ہے۔دعا ایک ایسی سرور بخش کیفیت ہے کہ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ میں کن الفاظ میں اس لذت اور سرور کو دنیا کو سمجھاؤں یہ تو محسوس کرنے سے ہی پتہ لگے گا۔مختصر یہ کہ دعا کے لوازمات سے اول ضروری یہ ہے کہ اعمال صالحہ اور اعتقاد پیدا کریں۔کیونکہ جو شخص اپنے اعتقادات کو درست نہیں کرتا اور اعمال صالحہ سے کام نہیں لیتا اور دعا کرتا ہے،وہ گویا خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔تو بات یہ ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا میں یہ مقصود ہے کہ ہمارے اعمال کو اکمل اور اتم کر اور پھر یہ کہہ کر کہ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ اور بھی صراحت کر دی کہ ہم اس صراط کی ہدایت چاہتے ہیں جو منعم علیہ گروہ کی راہ ہے اور مغضوب گروہ کی راہ سے بچا۔جن پر بداعمالیوں کی وجہ سے عذاب الٰہی آگیا اور الضالین کہہ کر یہ دعا تعلیم کی کہ اس سے بھی محفوظ رکھ کہ تیری حمایت کے بدوں بھٹکتے پھریں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۱۲۷،۱۲۹)

بقیہ صفحہ (1)

تو وہ لوگ ہیں جو کچھ خرچ کر کے پھر اس کے اظہار میں لگ جاتے ہیں اور اکثریت تو ایسی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں دینے کا ان میں کوئی تصور ہی نہیں ہوتا۔فرمایا وہ لوگ جو خرچ کر رہے ہوتے ہیں وہ اللہ کے لئے نہیں بلکہ اپنے مقاصد حل کرنے کے لئے اور اپنی نیکی کے اظہار کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ یہ لوگ نیکیاں پھیلانے کی بجائے اپنے مقصد حل کرنے کی بناء پر لوگوں کے لئے تکلیف کا موجب بنتے ہیں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تصویر کا صحیح رُخ احمدیوں کی مالی قربانی ہے جو اللہ کی راہ پر چلتے ہوئے، اللہ کا فضل سمجھ کر قربانی کرتے ہیں نہ تو جماعت پر احسان رکھ کر قربانی کرتے ہیں اور نہ تکلیف پہنچانے کے لئے۔ بلکہ وہ صرف اللہ کا پیغام پہنچانے کی نیت سے قربانی کرتے ہیں۔دکھی انسانیت کے لئے قربانی کرتے ہیں۔فرمایا ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو اپنا پیٹ کاٹ کر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔اور بہت سے ان میں سے ایسے ہیں جو بڑی بڑی مالی قربانیاں کرتے ہیں۔ان کو ان قربانیوں کی وجہ سے اللہ اس دنیا میں بھی اپنے فضل کی چادر میں لپیٹ لیتا ہے اور آخرت میں بھی اس کی بہترین جزاء عطا فرماتا ہے۔ان کے خوف کی حالت کو دور کر دیتا ہے ان کی اولاد کو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دیتا ہے۔ یہ اللہ والے قربانیاں اس لئے کرتے ہیں کہ ان کو آنحضرتؐ کے فرمان کا ادراک حاصل ہے کہ مال کی تھیلی کا منہ بند کر کے نہیں رکھنا۔اور انہیں اللہ کے وعدہ پر پختہ ایمان ہوتا ہے۔حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث مبارکہ بیان فرمائیں:

فرمایا ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باوجود یہ کہ تو غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو ایسی حالت میں تو صدقہ کرے۔

ایک اور حدیث حضور پُرنور نے یہ بیان فرمائی: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور ہی ہو۔

فرمایا پس صدقہ وخیرات اور مالی قربانی سے جہاں ہم آگ سے بچیں گے وہاں دنیاوی حرص اور لالچ اور مال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی دوڑ سے بھی ہم محفوظ ہو جائیں گے۔اور یوں آگ سے بچنے کے نظارے اس دنیا میں بھی ہم دیکھیں گے۔حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم پر بھی عمل کرنے کی توفیق عطا کرے جس میں آپ نے فرمایا: بخل سے بچو یہ بخل ہی ہے جس نے پہلی قوموں کو ہلاک کیا اللہ تعالیٰ ہمیں اس حکم پر عمل کرنے کی توفیق دے اور ہم کبھی ہلاک ہونے والوں میں شمار نہ ہوں۔

حضور پُرنور نے فرمایا جیسا کہ آپ سب کو علم ہے کہ جماعت کے مالی سال کا آخری مہینہ ہے ان دنوں چندوں کی وصولی کے تعلق سے عہدیداروں کو فکر ہوتی ہے فرمایا مجھے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی فکر نہیں، تسلی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ ہمیشہ کی طرح جہاں کوئی کمی رہ گئی ہے اسے پوری فرمادے گا۔ لیکن چونکہ نصیحت کرنے اور توجہ دلانے کا بھی حکم ہے اس لئے میں احباب جماعت کو یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جن کے چندہ عام کی ادائیگی میں یا چندہ جلسہ سالانہ یا لازمی چندوں کی ادائیگی میں ابھی کمی رہ گئی ہے وہ اپنی ادائیگی مکمل کریں۔جماعت کا یہ مزاج بن گیا ہے کہ آخر جا کر چندوں کی ادائیگی کرتے ہیں فرمایا جو لازمی چندہ ہے وہ ہر ماہ ادا کریں۔ماہ بماہ بلا انقطاع چندوں کی ادائیگی کے بارہ میں حضور پُرنور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش فرمایا۔اور فرمایا ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی مالی قربانیوں کو باقاعدہ رکھیں تا کہ ساتھ کے ساتھ تزکیہ نفس بھی ہوتا رہے۔ہر احمدی فکر کے ساتھ اپنے بقایا جات صاف کرنے کی کوشش کرے۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس کے ساتھ ہی میں اور تحریکات کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

مریم شادی فنڈ: حضور نے سب سے پہلے ''مریم شادی فنڈ'' کی طرف توجہ دلائی۔فرمایا یہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی آخری تحریک ہے اور بہت ہی بابرکت تحریک ثابت ہوئی ہے۔بے شمار بچیوں کی شادیاں اس فنڈ سے کی گئی ہیں اور کی جارہی ہیں۔فرمایا جو لوگ مالی لحاظ سے اچھے ہوتے ہیں ان کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ غریب بچیوں کی شادی میں کتنے مسائل ہوتے ہیں۔فرمایا میں عموماً لڑکے والوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کا خوف کریں ان کی بھی بچیاں ہوں گی۔مطالبے نہ کیا کریں، تقویٰ پر قدم ماریں۔فرمایا یہ شادی ہے کوئی کاروبار نہیں کہ اتنا زیور ہوگا اتنا سرمایہ ہوگا وغیرہ وغیرہ تو شادی ہوگی ورنہ نہیں۔ یہ سب دکھاوے کی چیزیں ہیں۔ایک احمدی کو یہ زیب نہیں دیتا۔ایسے لڑکے اور ایسے خاندان خدا کا خوف کریں اور اپنی اصلاح کریں ورنہ جماعت سے قطع تعلق کر لیں اور جماعت کے لئے بدنامی کا موجب نہ بنیں۔

فرمایا جو لوگ باہر کے ملکوں کے رہنے والے ہیں اور اپنے بچوں کی شادیوں میں بہت خرچ کرتے ہیں وہ کچھ رقم غریب بچیوں کی شادی کے لئے مخصوص کریں ایسا کرنے سے جہاں وہ ایک گھر کی خوشی کا سامان کر رہے ہوں گے وہاں یہ ایک ایسا صدقہ جاریہ ہوگا جو ان کے اپنے بچوں کی خوشیوں کی ضمانت ہوگا۔حضور پُرنور نے خصوصیت کے ساتھ امراء کو یہ نصیحت فرمائی جو شادی بیاہ کے موقع پر بے تحاشا خرچ کرتے ہیں کہ سادگی کے ساتھ شادی کریں اور وہی روپیہ آگے کسی غریب بچی کی شادی میں لگائیں تو یہ رضائے الٰہی کا موجب ہوگا۔حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امراء جو کچھ اپنی شادی میں خرچ کرتے ہیں اس کا ایک فیصد حصہ انہیں غریب بچی کی شادی کے لئے دینا چاہئے۔فرمایا اور جو لوگ فضول خرچی نہیں کرتے لیکن ان کی توفیق ہوتی ہے کہ وہ مدد کر سکیں ان کو بھی آگے آنا چاہئے۔

اسپین میں نئی مساجد کی تعمیر: اسپین میں نئی مساجد کی تعمیر کی تحریک کے سلسلہ میں حضور پُرنور نے فرمایا کہ اسپین کے محدود وسائل کی بناء پر دوسروں کو بھی اس میں شامل کیا گیا۔بڑی تعداد میں وعدے آئے بہتوں نے پورے کر دیئے اور ابھی بہتوں کے وعدے پورے ہونے باقی ہیں۔فرمایا دو جگہوں کا ابھی سودا ہو رہا ہے جہاں مسجد بنی ہے۔جن لوگوں نے اس تحریک میں وعدہ لکھایا ہے وہ اپنے وعدے پورے کریں۔لیکن لازمی چندہ جات کو پیچھے رکھ کر نہیں بلکہ اس کو پورا کرتے ہوئے۔

طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے متعلق جماعت کے ڈاکٹرز کو تحریک: فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خواہش تھی کہ ایک ایسا ادارہ ہو جہاں دل کے مریضوں کا بہتر علاج ہو سکے۔ اسکے لئے ایک خوبصورت چھ منزلہ عمارت پاکستان میں تعمیر کی جارہی ہے۔فرمایا عمارت چند مہینوں میں مکمل ہو جائے گی۔ ہسپتال کے سامان وغیرہ جو آنے ہیں وہ بہت قیمتی ہیں اور اس پر کافی خرچ آئے گا۔احمدی ڈاکٹروں سے میں کہتا ہوں خاص کر امریکہ اور یورپ کے ڈاکٹروں سے کہ خدا کی رضا اور غریب انسانیت کی مدد کے لئے اگر آپ اس میں حصہ لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو بے انتہاء فضلوں کا وارث بنائے گا۔اس ادارے کو مکمل کرنے کی میری بھی شدید خواہش ہے اللہ آپ لوگوں کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اس نیک کام میں شامل ہو جائیں اور دکھی لوگوں کی دعائیں لیں۔

فرمایا اللہ کرے کہ کبھی کسی احمدی کے دل میں قربانی کرنے کے بعد تکبر پیدا نہ ہو اور وہ ہمیشہ قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرتا چلا جائے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنے۔ آمین۔

آخر پر حضور پُرنور نے فرمایا کہ میں کل کینیڈا کے دورہ پر جارہا ہوں جہاں مساجد اور مشن ہاؤسز کا افتتاح بھی ہونا ہے۔احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور پُرنور کا یہ دورہ بہت ہی کامیاب اور بابرکت کرے اور سفر وحضر میں حضور کا حامی وناصر ہو اور ہر آن اپنی تائید ونصرت حضور کے شامل حال رکھے۔آمین۔

ضروری اعلان بابت سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت

تمام لجنات کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ مرکزی اجتماع کے متعلق سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے یہ ارشاد موصول ہوا ہے کہ ''ہر تین سال بعد مرکزی اجتماع منعقد کرنے کے بجائے ہر سال اجتماع ہونا چاہئے''۔حضور اقدس کے اس ارشاد کے مطابق امسال بھی مرکزی اجتماع منعقد کیا جائے گا مرکزی اجتماع 22،21،20 ستمبر کو قادیان میں ہوگا اس روحانی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندگان کی شرکت ضروری ہے۔(بشریٰ پاشا۔صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

ضروری اعلان بابت داخلہ جامعۃ المبشرین

جملہ امراء، صدر، مبلغین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اگست 2005 سے جامعۃ المبشرین کا نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔اب مبشرین کے داخلہ کیلئے میٹرک پاس ہونا لازمی شرط رکھی گئی ہے۔اور داخلہ کیلئے عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔غیر شادی شدہ طالب علم کو ہی داخلہ دیا جائے گا عارضی کلاس بند کر دی گئی ہے۔

خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ داخلہ فارم پر بنام ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کو ارسال کریں۔داخلہ فارم جامعۃ المبشرین سے حاصل کر سکتے ہیں۔نیز ہر قسم کی داخلہ کے تعلق سے خط و کتابت جامعۃ المبشرین سے کی جائے۔

شرائط داخلہ: (۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہش مند ہو۔(۲) جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔(۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔(۵) عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔(۶) امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے (۷) امیر جماعت رصدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔

درخواست دہندہ اپنی اسناد کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت رصدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع ۴ عدد فوٹو Stamp size یکم جولائی 2005ء تک دفتر جامعۃ المبشرین میں بھجوا دیں (۸) داخلہ فارم قادیان پہنچنے پر ان کے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد دفتر جامعۃ المبشرین کی طرف سے جن طلباء کو امتحان و انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی طلباء قادیان آئیں۔

تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلبا کو ہی جامعۃ المبشرین میں داخل کیا جائے گا۔قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی و بستر وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔یہ کورس تین سال کا ہوگا۔

نصاب: تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔اردو: ایک مضمون اور درخواست۔

انٹرویو: اسلامیات بشمول تاریخ احمدیت جنرل نالج انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ قرآن مجید ناظرہ۔

نوٹ: معلمین کا عارضی چھ ماہ کا کورس ختم کر دیا گیا ہے۔

ایڈریس کیلئے پتہ: Jamiatul Mubashreen , Guest House Civil Line:

Qadian-143516, Distt. Gurdaspur (Punjab) India

(ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین قادیان)

سرائے طاہر

مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب آف امریکہ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی منظوری سے قادیان میں ایک بہت بڑی کثیر المقاصد بلڈنگ کا پروجیکٹ شروع کیا تھا الحمد للہ اس عمارت کا کافی حصہ مکمل ہو گیا ہے۔

انشاء اللہ جلسہ سالانہ قادیان پر یہ بلڈنگ مکمل ہو جائے گی۔محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بلڈنگ کا نام سرائے طاہر تجویز فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ یہ عمارت جماعت کیلئے باعث برکت بنائے اور مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب کے مال و نفوس میں برکت عطا کرے۔انہیں بے شمار فضلوں سے نوازے۔(آمین) (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ہفتہ قرآن مجید

امراء و صدر صاحبان جماعت سے گزارش ہے کہ مورخہ یکم جولائی تا سات جولائی 2005ء ہر جماعت میں ہفتہ قرآن مجید منایا جائے اور ہر روز بعد نماز مغرب یا عشاء یا جو وقت مناسب ہو اس میں ایک جلسہ منعقد کیا جائے جس میں ہر روز مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر تقریر کی جائے۔

☆......تلاوت قرآن مجید کے متعلق قرآن و احادیث کے ارشادات ☆......تلاوت قرآن مجید کے برکات و فوائد ☆......دیگر مذہبی کتب کے مقابلہ میں قرآن مجید کے امتیازات ☆......جماعت احمدیہ کا پیدا کردہ انقلاب ☆......قرآن مجید کی عظمت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں ☆ جماعت احمدیہ و خدمت قرآن مجید حفاظت قرآن مجید کیلئے الٰہی وعدہ ☆......اس کے علاوہ بھی مناسب عناوین پر تقاریر ہو سکتی ہیں۔

اس ہفتہ میں ہر جماعت یہ کوشش کرے کہ ہر فرد جماعت قرآن مجید کی روزانہ تلاوت کرنے کا عادی بن جائے اور جو ترجمہ نہیں جانتے وہ ترجمہ پڑھنے کا ایک مستقل پروگرام بنائیں جہاں مناسب ہو وہاں ان اجلاسات میں سنجیدہ طبع غیر از جماعت سامعین کو بھی بلایا جائے۔ہفتہ قرآن مجید کی رپورٹ نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی کو ضرور بھجوائیں تا کہ اس کی اشاعت کا انتظام کیا جا سکے۔ (نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

مریم شادی فنڈ کی مستقل نوعیت

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے غریب اور نادار احمدی بچیوں کی بوقت شادی اپنے گھروں کو باوقار طریق پر رخصتی کیلئے جماعتی سطح پر مستقل اور مناسب حال انتظام کے مدنظر "مریم شادی فنڈ" کے نام سے جاری فرمودہ اپنی آخری مبارک مالی تحریک کے ضمن میں اس دلی خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔

"امید ہے یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جائے گا"

(خطبہ جمعہ مورخہ 21 فروری 2003)

صاف ظاہر ہے کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ مبارک تحریک وقتی نہیں بلکہ مستقل نوعیت کی حامل ہے جیسے دوسری مستقل طوعی تحریکات ہی کی طرح جماعت کی روز افزوں ضروریات کے مطابق بتدریج مضبوط بنانے کی ضرورت ہے تا حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا منشاء گرامی ہر دور میں تمام و کمال پورا ہوتا رہے۔مگر عملاً اس فنڈ میں گزشتہ سے پیوستہ سال 2003-04 کی وصولی مبلغ 6,39664 روپے کے بالمقابل گزشتہ سال یعنی 2004-05 میں ہونے والی وصولی مبلغ 1,66,558 روپے بتاتی ہے کہ شاید ہماری نظر سے اس مبارک تحریک کا یہ اہم پہلو اوجھل ہو گیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیر چٹھی دفتر وکالت مال لندن VM-4244/9.4.05 تمام امراء و صدر صاحبان جماعت کو یہ خصوصی ہدایت صادر فرمائی ہے کہ:۔

"مریم شادی فنڈ کی مد سے شادیوں کی امداد کیلئے بہت رقم خرچ ہو رہی ہے ایسے احباب جو استطاعت رکھتے ہوں انہیں تحریک کریں کہ اس مد میں ادائیگی کریں"

سو تعمیل ارشاد حضور پرنور میں نظارت ہذا جماعت کے تمام احباب و خواتین کی خدمت میں اس بابرکت مالی تحریک کی مخلصانہ اعانت کی مستقل ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اس میں اپنا معقول اور گرانقدر سالانہ وعدہ پیش کرنے۔اور ہر سال اس کی صدفی صد ادائیگی کرنے کی درخواست کرتی ہے۔آپ کا یہ مستحسن اقدام انشاء اللہ ایک صدقہ جاریہ کا رنگ اختیار کر کے یقیناً آپ کے اپنے بچوں کے خوشگوار اور روشن مستقبل کا ضامن ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپکی اس نیکی کو پایہ قبولیت جگہ عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں آپ کو اپنے بے پایاں فضلوں رحمتوں اور برکتوں کا وارث کرے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

امتحان دینی نصاب مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے امتحان دینی نصاب کیلئے اپنی مجلس میں اطفال کی کلاسز کا انعقاد کریں اور اس کے مطابق عزیز اطفال کی بھرپور تیاری کروائیں۔نصاب کا بغور مطالعہ کرلیں۔اس سلسلہ میں چند امور توجہ طلب ہیں۔

ا۔مجلس اطفال الاحمدیہ کا دینی نصاب کا امتحان مورخہ 14.8.05 بروز اتوار لیا جائے گا۔نیز جوابی پرچہ جات مرکزی دفتر کو ایک ہفتہ کے اندر اندر ارسال کر دیں۔

۲۔پرچہ جات کسی بھی علاقائی زبان میں دئے جا سکتے ہیں۔

آپ کی مجلس کے کم از کم پچاس فیصد اطفال ان کلاسز میں شامل ہونے چاہئیں۔کلاسز کے انعقاد کے سلسلہ میں مبلغین اور جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کے طلبہ سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

مزید معلومات کیلئے بذریعہ ڈاک دفتر ہذا سے خط و کتابت کریں نصاب کا سرکلر تمام مجالس کو بھجوا دیا گیا ہے۔

جس مجلس میں نہ ملا ہو اطلاع کر کے منگوا سکتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر رنگ میں اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق دے۔ (مامون الرشید تبریز) سیکرٹری تعلیم و تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت)

جلد نظام وصیت میں شامل ہوں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی بشارتوں کے تحت 1905ء میں بابرکت روحانی نظام وصیت کی بنیاد رکھی۔2005ء میں اس نظام پر سو سال پورے ہو جائیں گے۔خوش قسمت ہیں وہ افراد جو اس میں شامل ہو چکے ہیں۔سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان کے لیے دوران سال 1000 وصیتوں کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری نیکی کے معیار وہاں تک نہیں پہنچے۔جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس معیاری شرائط کو پورا کر سکیں۔تو وہ سن لیں کہ یہ نظام ایک ایسا انقلابی نظام ہے کہ اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہو جائے اور شامل ہونے کے بعد جیسا کہ آپ نے فرمایا اپنے اندر بہتری کی کوشش بھی کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جو کئی سالوں کی مسافت ہے وہ دنوں میں اور دنوں کی گھنٹوں میں طے ہو جائیگی۔پس اپنی اصلاح کی خاطر بھی اس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے۔اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں ہیں ان سے حصہ لینا چاہئے" (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2004ء) پس آج ہی اپنا جائزہ لیں دیر نہ کریں اور بابرکت روحانی نظام وصیت میں شامل ہو کر اپنے نفس کی اصلاح کریں کیونکہ وصیت اصلاح نفس کا زبردست ذریعہ ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

بقیہ: دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
از صفحہ نمبر 16

مَیں نے محسوس کیا کہ یہ جماعت دیگر طبقوں سے ایک الگ جماعت ہے کیونکہ یہ خلوص دل سے لوگوں کی خدمت کررہی ہے۔ میئر نے کہا کہ میرا علاقہ Langas ایریا کا ہے۔ یہ وہی علاقہ ہے جہاں آپ کی مسجد ہے۔ لوگوں کو جماعت سے بہت توقعات ہیں کہ جماعت ان کے لئے تعلیمی اور خصوصاً طبی میدان میں مدد کرسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری درخواست ہے کہ جماعت اس میدان میں ہمارے مدد کرے۔

ڈپٹی کمشنر نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ ہمارا ایلڈوریٹ کا علاقہ سارے کینیا میں اناج وغیرہ پیدا کرنے کے لحاظ سے پہلے نمبر پر ہے۔ اس نے حضور سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ مَیں ڈپٹی کمشنر کی حیثیت سے آپ کو اس شہر میں اور اس ریجن میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ اس نے مزید کہا کہ ہر مذہب کے رہنما کا ایک ہی مقصد تھا کہ انسانیت کی خدمت۔ مَیں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ بھی انسانیت کی اسی طرح خدمت کریں کہ اس خدمت میں سب برابر شریک ہوں۔ آپ ہر ایک کی خدمت کریں۔

حضور انور نے اپنے مختصر خطاب میں ان سب کا شکریہ ادا کیا کہ لوگوں نے ہمارا بڑا اچھا استقبال کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کچھ کہنے کا پروگرام نہ تھا لیکن میئر اور ڈپٹی کمشنر نے مجبور کیا کہ کچھ کہوں۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں جماعت احمدیہ کا لیڈر ہونے کی حیثیت سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جس طرح آپ لوگوں نے کہا ہے کہ ہم پوری انسانیت کی خدمت کریں۔ جماعت کا پہلے سے ہی یہ طریق کار ہے کہ بلاتمیز مذہب و ملّت سب کی خدمت کرتی ہے اور جماعت کی اس خدمت میں کوئی تمیز نہیں ہے۔

ہر مذہب کے پیرو اپنے مذہب کی بنیادی تعلیم کو پکڑ لیں اور ایک خدا کی عبادت کریں تو خدا کا حق بھی ادا کریں گے اور بندوں کا حق بھی بلا امتیاز ادا کریں گے۔

بعد میں کھانے کے دوران بھی حضور انور میئر اور ڈپٹی کمشنر سے گفتگو فرماتے رہے۔ اور اپنے غانا میں قیام کے دوران گندم اگانے کے بارہ میں بھی ان سے گفتگو فرمائی۔ یہ تقریب رات 10:30 بجے ختم ہوئی۔

یکم رمئی 2005ء بروز اتوار:

Srikwa Hotel کے ایک ہال، میں نماز فجر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی ہال میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

ایلڈوریٹ میں مشن کا سنگ بنیاد

پروگرام کے مطابق آج ایلڈوریٹ (Eldorat) میں مشن ہاؤس کے سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد Shianda اور پھر وہاں سے کسوموں کے لئے روانگی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ صبح دس بجے ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ دس منٹ کے سفر کے بعد احمدیہ مسجد ایلڈوریٹ پہنچے۔ یہاں نئی جماعت بنی ہے۔ احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ یہاں مسجد کے ساتھ ایک دفتر بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ حضور انور نے اس کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد مشن ہاؤس کے سنگ بنیاد کی تقریب ہوئی۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مسجد کے ہی قطعہ زمین میں یہ مشن ہاؤس تعمیر کیا جا رہا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ حضور انور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے اینٹ رکھی۔ پھر علی الترتیب امیر صاحب کینیا، مبلغ سلسلہ ایلڈوریٹ، ایڈیشنل وکیل التبشیر، ایڈیشنل وکیل المال، پرائیویٹ سیکرٹری، صدر جماعت ایلڈوریٹ اور وقف نو بچوں کی نمائندگی میں ایک مقامی طفل نے اینٹیں رکھیں۔

اس کے بعد ایریا چیف Mr Mayo اور مقامی جماعت کے سب سے عمر رسیدہ بزرگ مکرم موسیٰ داسے صاحب نے اینٹیں رکھیں۔ آخری اینٹ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیا نے رکھی۔

2رمئی 2005ء بروز سوموار:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ نے احمدیہ مسجد کسوموں میں پڑھائی۔ اس مسجد کی تعمیر پچاس سال قبل ہوئی تھی۔ مسجد کے احاطہ میں بھی احمدیہ مشن ہاؤس کسوموں کی عمارت ہے اور ساتھ ہی مبلغ سلسلہ کی رہائش ہے۔

Kondele کلینک کا معائنہ

نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔ صبح دس بجے حضور انور احمدیہ میڈیکل کلینک Kondele کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اس میڈیکل کلینک کا آغاز چار سال قبل ہوا تھا۔ کلینک کی عمارت کو جھنڈیوں اور استقبالیہ بینرز سے سجایا گیا تھا۔ علاقہ کے قریباً تین صد افراد نے سڑک کے دونوں طرف نہایت ترتیب اور نظم وضبط کے ساتھ کھڑے ہوکر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

جب حضور انور کار سے باہر تشریف لائے تو عزیزہ سائرہ باسم باری نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ اس کلینک کے انچارج ڈاکٹر لئیق احمد صاحب انصاری نے اپنے سٹاف کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں شکیل احمد شبیر صاحب بھی شامل تھے۔ یہ صاحب کسوموں کے سب سے بڑے ہسپتال New Nyanza Provincial Hospital کے بورڈ آف گورنرز کے چیئرمین ہیں اور کسوموں کے سابق میئر بھی رہے ہیں۔

کلینک کے سٹاف سے تعارف کے بعد حضور انور نے کلینک کے جملہ شعبوں کا معائنہ فرمایا۔ معائنہ کے دوران حضور انور ڈاکٹر انصاری صاحب سے مختلف مشینوں اور دیگر امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے اور ساتھ ساتھ ہدایات دیتے رہے۔

یہ کلینک فی الحال ایک Out Patient کلینک ہے جس کے گردونواح میں آباد لوگوں کی اکثریت غرباء پر مشتمل ہے جو کثرت سے بیماریوں کا شکار ہیں۔ مگر غربت کی وجہ سے مناسب علاج معالجہ کی توفیق نہیں رکھتے۔ یہ کلینک ان کو بہت کم قیمت پر اور عام طور پر مفت علاج کی سہولت بھی مہیا کرتا ہے۔

معائنہ کے دوران حضور انور شکیل شبیر صاحب سے اس علاقہ میں صحت سے متعلق مختلف پہلوؤں اور اس سلسلہ میں سرکاری ہسپتال کے ساتھ تعاون پر گفتگو فرماتے رہے۔ حضور انور نے ECG، الٹرا ساؤنڈ اور کچھ دیگر آلات کے استعمال کے لئے مناسب ٹریننگ پر زور دیا تاکہ اس سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکے۔ حضور نے فرمایا کہ بڑی عمارت سے کوئی ادارہ بڑا نہیں کہلاتا بلکہ اپنی سروسز سے بڑا بنتا ہے۔

لیبارٹری کے معائنہ کے دوران حضور انور نے لیبارٹری ٹیکنیشن سے اس کی Qualification کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیز پوچھا کہ یہاں کون کون سے Tests ہوتے ہیں۔

حضور انور کلینک میں ڈینٹل سرجری والے حصہ میں بھی تشریف لے گئے اور وہاں موجود مختلف مشینوں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور معلومات حاصل کیں۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ سرکاری ہسپتال سے ڈینٹسٹ آکر پارٹ ٹائم کام کرتے ہیں۔ حضور نے ڈینٹل سروسز کو بہتر بنانے کی ہدایت فرمائی۔ حضور انور نے یہ بھی فرمایا کہ پرانی مشینیں عموماً نئی مشینوں کے مقابل پر زیادہ مضبوط اور دیرپا ہوتی ہیں۔ حضور انور نے کلینک میں صفائی کے معیار کی تعریف کی۔

کلینک کے دیگر حصوں کے معائنہ کے بعد حضور انور ڈاکٹر روم میں تشریف فرما ہوئے اور سرکاری ہسپتال کے چیئرمین سے شعبہ صحت سے متعلق مختلف امور پر تفصیل سے گفتگو فرمائی۔ خصوصاً انتقال خون اور ایڈز سے متعلق چیئرمین موصوف نے بتایا کہ سرکاری ہسپتال میں ایک موبائل کلینک یونٹ بیکار پڑا ہے جو ہماری جماعت کی طرف سے میڈیکل کیمپس لگانے کے لئے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور کیمپس لگانے چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے اس ریجن کے پچاس خدام کو عطیات خون پیش کرنے چاہئیں۔

آخر پر حضور انور نے وزیٹر بک پر درج ذیل ریمارکس رقم فرمائے:

"May Allah reward Dr Ansari for his services to the poor people of this area. Allah help him to continue with the same Overall standard of spirit. Ameen. cleanliness and tidiness of the hospital is realy commendable".

احمدیہ کلینک کے تفصیلی معائنہ کے بعد حضور انور نے گورنمنٹ ہسپتال کے چیئرمین شکیل احمد شبیر صاحب کی درخواست پر ان کے ہسپتال میں امریکہ کے CDC کے تعاون سے قائم شدہ تحقیقی یونٹ "میڈیکل ریسرچ سنٹر" کا معائنہ فرمایا۔ حضور نے Regional Blood Transfusion Centre, Kisumu اور Nyanza Provincial General Hospital کا بھی راؤنڈ فرمایا۔

احمدیہ مسجد Banja کا افتتاح

اس کے بعد حضور انور احمدیہ مسجد بانجا (Banja) کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ جگہ کسوموں شہر سے تقریباً 30 کلومیٹر کے فاصلہ پر "سرے موبوز" روڈ پر واقع ہے۔ یہاں چند سال قبل جماعت قائم ہوئی تھی اور ایک کرایہ کی عمارت میں سنٹر قائم کیا گیا تھا۔ اب جماعت کو یہاں اپنی مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے۔ اکتوبر 2004ء میں مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا جو فروری 2005ء میں مکمل ہوا۔

حضور انور ساڑھے گیارہ بجے یہاں پہنچے تو کسومو ریجن کے مبلغ انچارج نے احباب جماعت اور دیگر معززین علاقہ اور چیف واسسٹنٹ چیف کے ہمراہ حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ اس وقت بچے اور بچیاں اور مستورات عربی، لوکل زبان اور اردو زبان میں استقبالیہ نغمات پڑھ رہی تھیں اور نعرہ ہائے تکبیر بلند ہورہے تھے۔ شہروں سے دور سرسبز وشاداب وادیوں میں آباد اس گاؤں کے مکین آج بیحد خوش تھے۔ آج ان کا پیارا آقا خود چل کر ان کے پاس پہنچا تھا۔ وہ خوشی ومسرت سے جھوم رہے تھے۔ اور مسلسل نعرے بلند کررہے تھے۔

حضور انور نے احباب جماعت اور آنے والے مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور نے مسجد کی سیلنگ لگانے اور اندر سے بھی رنگ وروغن کرنے کا ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے بجلی کی وائرنگ دیکھ کر فرمایا کہ یہاں سولر ہے یا بجلی کا باقاعدہ کنکشن ہے۔ اس پر حضور انور کو بتایا گیا کہ بجلی کے کنکشن کی منظوری ہوچکی ہے۔ انشاء اللہ جلد مل جائے گا۔ اس کے بعد حضور نے مسجد کی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ یہاں معلم کی رہائش اور دفتر پہلے سے ہی موجود ہے۔

بعد ازاں حضور انور نے اس موقع پر موجود بچوں اور بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ گاؤں کے بعض دوسرے غیر از جماعت بچے بھی اس موقع پر آگئے۔ حضور انور نے ان میں بھی چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور کا قافلہ اسی علاقہ میں آباد ایک دوسری جماعت جبروک (Jebrok) کے لئے روانہ ہوا۔ جبروک میں جماعت احمدیہ کا قیام تین سال قبل ہوا۔ یہاں اکثریت سنّی مسلمانوں میں سے جماعت میں داخل ہوئی ہے۔ یہ قصبہ کسوموں شہر سے قریباً 15 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ بانجا (Banja) جانے والی سڑک کے کنارے واقع ہے یہاں گزشتہ سال مسجد کے لئے پلاٹ خریدا گیا تھا۔ یہاں مسجد کے ساتھ مشن ہاؤس کی تعمیر کا پروگرام بھی ہے۔

یہاں کے احمدی احباب حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی اس جگہ پہنچی احباب نے والہانہ انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور بچوں اور عورتوں نے استقبالیہ نغمات بلند آواز میں پڑھنا شروع کئے۔ ہر طرف سے اھلاً وسھلاً مرحبا کی آوازیں آرہی تھیں۔ حضور انور نے ہاتھ ہلاکر ان کے نعروں کا جواب دیا اور پھر حضور انور نے اینٹ منگوا کر دعا کی۔ یہ اینٹ مسجد کی بنیاد میں نصب کی جائے گی۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر کہ مسجد کب تعمیر ہوگی۔ اس ریجن کے مبلغ نے بتایا کہ اس کی تعمیر جلد شروع کردیں گے۔ اس کے بعد حضور انور نے بچوں میں چاکلیٹ اور شیرینی تقسیم فرمائی اور یہاں اس پروگرام

کی تکمیل کے بعد واپس کسوموں ہوٹل میں تشریف لے آئے۔

پروگرام کے مطابق یہاں سے پونے ایک بجے حضور انور براستہ کریچو (Kiricho) واپس نیروبی کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ سارا علاقہ سرسبز و شاداب ہے اور سڑک پہاڑوں کے درمیان مختلف وادیوں میں بل کھاتی ہوئی جاتی ہے۔ دو بج کر 40 منٹ پر حضور انور کریچو پہنچے۔ یہ نہایت ہی خوبصورت اور قابل دید علاقہ دل لبھانے والے قدرتی مناظر پر مشتمل ہے۔ اس علاقہ میں میل ہا میل تک چائے کے باغات پھیلے ہوئے ہیں۔ سفر کرتے ہوئے جہاں تک نظر پڑتی ہے چائے کے پودے ہی نظر آتے ہیں۔ دنیا بھر میں یہ علاقہ چائے کے لئے مشہور ہے۔ اس علاقہ کو Tea Land کہا جاتا ہے۔

یہاں Tea Hotel میں جماعت نے ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ حضور انور نے امیر صاحب کینیا کو ہدایت فرمائی کہ اس علاقہ میں جماعت قائم کریں۔ MTA کی ٹیم نے بھی حضور انور کی ہدایت پر اس خوبصورت علاقہ کی فلم بندی کی۔

دوپہر کے کھانے کے بعد تین بج کر 40 منٹ پر یہاں سے نیروبی کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً اڑھائی گھنٹہ کے سفر کے بعد راستہ میں نکورو جھیل کے کنارے ایک ہوٹل میں کچھ دیر قیام کرنے کے بعد آگے نیروبی کے لئے سفر جاری رہا۔ پولیس کی گاڑیوں نے اس سارے سفر میں escort کیا۔ رات پونے نو بجے احمدیہ مشن ہاؤس نیروبی آمد ہوئی۔ جب حضور انور گاڑی سے اترے تو مشن میں موجود احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ بچوں اور بچیوں کا گروپ خوبصورت لباس میں ملبوس استقبالیہ نغمے پڑھ رہا تھا۔ حضور انور نے ہاتھ ہلا کر سب کو السلام علیکم کہا اور ان کے نعروں کا جواب دیا۔ نو بجے حضور انور نے نیروبی کی مسجد میں نماز مغرب و عشاء پڑھائیں اور اس کے بعد حضور انور رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

3رمئی 2005ء بروز منگل:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ مسجد نیروبی میں پڑھائی۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کینیا کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق دس بجے صبح مجلس خدام الاحمدیہ کینیا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد مجلس عاملہ کے ممبران کا تعارف شروع ہوا۔ اس ملک میں صدر کو چیئرمین کہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ہدایت فرمائی کہ ٹرمینالوجی وہی استعمال ہوگی جو کانسٹی ٹیوشن میں ہے۔ صدر، صدر ہوگا۔ اگر کسی وجہ سے چیئرمین لکھنا ہے تو ساتھ بریکٹ میں لکھیں۔ اسی طرح جو صوبائی/ریجنل قائد ہیں وہ قائد علاقہ کہلائیں گے۔ پھر ضلع کی مجالس میں لوکل قائد ہیں۔ پھر آگے حلقہ جات میں زعیم ہوتے ہیں اور پھر ان کے تحت سائقین کا نظام ہے۔ حضور انور نے بڑی تفصیل کے ساتھ خدام الاحمدیہ کا یہ سارا نظام ان کو سمجھایا۔

صدر صاحب نے بتایا کہ تین صد سے زائد جماعتوں میں قائدین موجود ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو جماعتی نظام ہے اس کے تحت جماعتیں ہونی چاہئیں لیکن ذیلی تنظیموں میں جماعتوں کی بجائے ''مجالس'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے اس لئے آئندہ سے مجالس کا لفظ استعمال کریں۔

حضور نے فرمایا کہ معتمد کا یہ کام ہے کہ دفتر کا انتظام سنبھالنا ہے۔ دوسرے معنوں میں اس کا کام جنرل سیکرٹری کا ہے۔ فرمایا: روزمرہ کا کام کرنا، مجالس سے ماہانہ رپورٹس لینا، ان کو بار بار یاددہانی کروانا اور ہر کام کو Up date رکھنا یہ معتمد کی ذمہ داری ہے۔ حضور انور نے بڑی تفصیل کے ساتھ معتمد کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ صدر/معتمد اور سب مہتمین کا مجالس کے قائدین سے ذاتی رابطہ ہونا چاہئے۔ جب تک آپ کا رابطہ گراس رُوٹ لیول پر نہ ہو اور آپ کو صورتحال کا پوری طرح علم نہ ہو آپ کوئی پروگرام بنا نہیں سکتے، کوئی فیصلہ کر نہیں سکتے۔

حضور نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کو توجہ دلائی کہ آپ براہ راست خلیفۃ المسیح کو رپورٹ دینے کے پابند ہیں۔ ذیلی تنظیمیں براہ راست خلیفۃ المسیح کے ماتحت ہیں۔ آپ کی طرف سے ماہانہ رپورٹ آنی چاہئے۔ یہ نہیں کہ اکٹھی دو چار ماہ کی یا اکٹھی سال کی رپورٹ بھجوادی۔ یہ طریق غلط ہے۔ فرمایا رپورٹس میں نمازوں کے بارہ میں، چندہ کے بارہ میں، قرآن کریم ناظرہ، ترجمہ پڑھنے کے لحاظ سے اور دوسرے تعلیمی و تربیتی پروگراموں اور اجلاسات کا ذکر ہونا چاہئے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر قائد کو علم ہونا چاہئے کہ اس کے تحت کتنے خدام ہیں اور کہاں رہ رہے ہیں۔ اس کی اپنی تجنید ہر لحاظ سے مکمل ہونی چاہئے۔

صدر صاحب نے بتایا کہ پہلے بارہ ریجن میں خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہوتا ہے پھر سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کیا آپ کے اجتماعات میں نئے چہرے شامل ہوتے ہیں؟ یہ جائزہ لیا کریں کہ ہر اجتماع میں کتنے لوگ آئے ہیں۔ اپنے اجتماعات میں نومبائع خدام کو شامل کریں۔

پھر حضور انور نے ماہانہ میٹنگ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور اس بارہ میں ان کو توجہ دلائی۔

حضور انور نے صدر صاحب کو فرمایا: آپ اپنے نائب صدر کے سپرد خاص کام کریں کہ وہ تمام مجالس سے ماہانہ رپورٹس اکٹھی کریں اور وہ اس کے ذمہ دار ہوں۔ معتمد کے ذریعہ خطوط لکھوائیں اور بار بار یاددہانی کروائیں۔

حضور انور نے مجلس خدام الاحمدیہ کے چندوں کا بھی تفصیل سے جائزہ لیا اور فرمایا کہ خدام کو مالی نظام میں شامل کرنا بے حد ضروری ہے اور اس کے لئے بہت محنت کی ضرورت ہے۔ اس لحاظ سے تو آپ کی کوشش کا ابھی آغاز ہوا ہے۔ فرمایا کہ اس بارہ میں مجالس کو مہتمم مال کی طرف سے بار بار یاددہانی کے خطوط جانے چاہئیں۔

حضور انور نے ان کے بجٹ کا تفصیلی جائزہ لیا اور فرمایا کہ آپ کی اس طرح رپورٹ تیار ہونی چاہئے کہ کمانے والے ممبرز کتنے ہیں اور کتنے ہیں جو طلباء ہیں۔ اور کتنے ایسے ہیں جو کمانے والے نہیں ہیں۔ فرمایا سارے ملک میں سے یہ Data اکٹھا کریں۔ اگر آپ باقاعدہ سنجیدگی سے کام کریں گے اور اس کام کے لئے وقت دیں گے تو آپ کا چندہ بہت بڑھ سکتا ہے۔

حضور نے مہتمم تبلیغ کو ہدایت فرمائی کہ آپ سارے ملک کے لئے مہتمم تبلیغ ہیں اس لئے صرف کسی ایک شہر میں تبلیغی پروگرام نہیں بنانے بلکہ سارے ملک میں بنائیں۔ اس بارہ میں سب قائدین مجالس کو Active کریں اور مسلسل رابطے رکھیں اور رپورٹس لیں اور خود بھی دورہ پر جائیں۔ ذاتی رابطہ رکھیں تو بہتر کام ہوگا۔

حضور انور نے مہتمم اشاعت کو جو خدام الاحمدیہ کا ماہانہ رسالہ ''خادم'' نکالتے ہیں ہدایت فرمائی کہ اپنے رسالہ کا آغاز قرآن کریم کی آیت اور اس کا ترجمہ اور تشریح سے کریں۔ پھر اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ترجمہ اور تشریح کے ساتھ درج کریں اور اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی اقتباس دیا جائے۔ اس کے بعد خلیفۂ وقت کے خطبہ جمعہ، تقاریر سے کوئی حصہ لیا کریں۔ فرمایا: مشعل راہ سے بھی اقتباس لے کر شائع کیا کریں۔

مہتمم صنعت و تجارت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ایسے خدام کی فہرست تیار کریں جو بیکار ہیں اور گھروں میں بیٹھے ہیں۔ ان کو کام میں Involve کریں۔ کوشش کرکے ان کو کسی کام پر لگائیں۔ یہ نوجوان فارمنگ شروع کریں اور مختلف نوعیت کے کام کریں۔ اس غرض کے لئے آپ کے بجٹ میں کچھ رقم مخصوص ہو۔ اور یہ پروگرام ہو کہ بیکار خدام کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا ہے۔ بیکاری ختم کئے بغیر آپ اپنے ملک کو اس لیول پر نہیں لا سکتے کہ آپ Independent ہو سکیں۔ امیر، امیر تر ہو رہا ہے اور غریب، غربت میں بڑھتا جا رہا ہے۔ آپس میں فاصلے بڑھ رہے ہیں اس لئے آپ کو اس سلسلہ میں بہت محنت کرنا ہوگی۔

مہتمم اطفال کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بچوں کی تربیت کی طرف بہت توجہ دیں۔ جلسہ پر بچے آئے تھے لیکن نمازوں میں ان کی حالت ایسی نہیں تھی جو احمدیوں والی ہوتی ہے اس لئے ان کو نماز سکھائیں اور باقاعدہ تربیت کریں اور اطفال کی تنظیم کا حصہ بنائیں۔ فرمایا اطفال کی تربیت پر بہت زیادہ توجہ دیں۔

شعبہ تعلیم و تربیت کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ دونوں شعبے علیحدہ علیحدہ ہیں اس لئے ان کے علیحدہ علیحدہ مہتمم ہونے چاہئیں۔ حضور انور نے تعلیمی کلاسز، قرآن کریم کی کلاسز اور پھر نصاب مقرر کرکے امتحان لینے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے فرمایا امتحان میں مجلس عاملہ کے تمام ممبران شامل ہوں۔

تربیت کے حوالہ سے ہی حضور نے فرمایا کہ باقاعدہ سب مجالس میں تربیتی کلاسز ہونی چاہئیں۔ خدام کو قرآن کریم پڑھنا سکھایا جائے۔ نماز، اس کا ترجمہ سکھایا جائے۔ دینی معلومات کا علم ہو۔ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہو۔ فرمایا اپنی تربیتی کلاسز میں مبلغین اور معلمین سے مدد لیا کریں۔

حضور انور نے مہتمم تجنید کو ہدایت فرمائی کہ اپنی تجنید مکمل کریں۔ اس سلسلہ میں بار بار قائدین کو یاددہانی کروائیں۔ تجنید کی تکمیل کے لئے مبلغین، معلمین اور مستعد قائدین سے رابطہ کرکے ان کی بھی مدد لیں۔ یہ Remote ایریا میں جائیں اور Data اکٹھا کریں۔

شعبہ وقار عمل کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تمام مجالس سے وقار عمل کی رپورٹ لیا کریں۔ مساجد اور اس کے اردگرد کے علاقہ میں صفائی ہو۔ دیہاتوں میں گلیوں کو بھی صاف کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں بھی اس بارہ میں ہدایات دی تھیں۔ فرمایا سب مجالس میں وقار عمل ہونے چاہئیں اور اس کی باقاعدہ رپورٹ لیا کریں۔

مہتمم صحت جسمانی کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تمام مجالس میں خدام کے لئے سہولیات حاصل ہوں۔ ہر مجلس کے خدام کے لئے کھیلوں کے پروگرام بنائیں اور پھر باقاعدہ اس کی رپورٹ کریں۔

حضور انور نے فرمایا: مہتمم عمومی کے لئے کسی ایسے خادم کو مقرر کریں جو اس کام کے لئے موزوں اور مناسب ہو۔ فرمایا: ڈیوٹی لگانا، سیکورٹی کا انتظام کرنا، جلسہ سالانہ پر سیکورٹی ڈیوٹیز اور ایمر جینسی وغیرہ یہ سب شعبہ عمومی کے کام ہیں۔

حضور انور نے مہتمم امور طلباء اور مہتمم تحریک جدید مقرر کرنے کی بھی ہدایت فرمائی اور ان کے شعبوں اور کام کے بارہ میں تفصیل سے سمجھایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اطفال الاحمدیہ کو وقف جدید کے نظام میں شامل کرنا یہ مہتمم اطفال الاحمدیہ کا کام ہے۔ انہیں چاہئے کہ اس کا انتظام کریں اور اطفال کو چندہ وقف جدید کے نظام میں شامل کریں۔

۔ حضور انور نے مجلس عاملہ کے ممبران کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اب پروگرام بنائیں اور مستعدی سے کام کریں۔ گزشتہ عرصہ میں جو کمیاں، خامیاں رہ گئی ہیں ان کو سامنے رکھیں اور دور کریں۔ اور اپنے کام کی باقاعدہ ہر ماہ مجھے رپورٹ بھجوائیں۔ حضور نے فرمایا کہ سکیم بنا کر کام ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اس پر عملدرآمد کروانا ہوتا ہے۔ اور وہ بھی معین مدت کے اندر جو اس غرض کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

حضور نے فرمایا: آپ اپنے سب قائدین کو Active کریں تو پھر آپ کا جو ٹارگٹ ہوگا وہ آپ حاصل کرلیں گے۔ اگر آپ کے قائدین گراس روٹ لیول سے Active نہ ہوں تو پھر آپ سب کچھ ضائع کردیں گے۔ اس لئے سائقین سے لے کر اوپر تک اپنے نظام کو مستعد اور مضبوط کریں اور فعال بنائیں۔

۔ آخر پر حضور انور نے ممبران مجلس عاملہ کو خدام الاحمدیہ تنظیم کے اغراض و مقاصد کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔ حضور نے فرمایا کہ اگر جماعتی نظام بھی مضبوط اور مستحکم ہو اور ذیلی تنظیمیں بھی مستعد اور فعال ہوں تو پھر جماعت کی ترقی غیر معمولی رفتار سے ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

مضامین رپورٹیں اور اعلانات وغیرہ کے لئے ایڈیٹر بدر اور مالی امور سے متعلق خط و کتابت مینجر بدر کے نام کیا کریں اخبار بدر میں جو بھی مضامین اور رپورٹیں ارسال فرمائیں وہ صاف اور خوشخط لکھکر بھیجیں اور دونوں طرف کچھ حاشیہ ضرور رکھیں۔

گیارہ بج کر 55 منٹ پر یہ میٹنگ ختم ہوئی۔ آخر پر مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کینیا کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ

12:55 منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے باری باری تمام شعبوں کے کام کا جائزہ لیا اور آئندہ کے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے ہر شعبہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے ہر شعبہ کے بارہ میں تفصیل سے جائزہ لے کر ہدایات سے نوازا۔

لجنہ کی میٹنگ 1:30 بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد احمدیہ نیروبی میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ

3:35 منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد مجلس عاملہ کے ممبران کے شعبوں اور ان کے کام کا تفصیل سے جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

صدر مجلس انصار اللہ کے انتخاب کے طریق کار کے بارہ میں حضور انور نے ان کو سمجھایا اور تفصیل کے ساتھ ان کو بتایا کہ کس طرح صدر کا انتخاب ہوتا ہے۔ حضور نے ہدایت فرمائی کہ اپنی رپورٹس میں جماعتوں کی بجائے مجالس کا لفظ استعمال کیا کریں۔ حضور انور نے قائد عمومی کو ہدایت فرمائی کہ تمام مجالس سے رابطہ رکھنا، یاددہانیاں کروانا اور ان سے ماہانہ رپورٹس کا حصول اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجلس انصار اللہ براہ راست خلیفۃ المسیح کے ماتحت ہے اس لئے آپ نے مجلس عاملہ انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے خلیفۃ المسیح کو بھجوانی ہے۔ فرمایا رپورٹ باقاعدگی سے ہر ماہ بھجوائیں۔ یہ نہیں کہ چند ماہ کی اکٹھی بھجوادی یا سال کے بعد بھجوادی۔ یہ طریق درست نہیں ہے۔

حضور انور نے تمام قائدین کو ہدایت فرمائی کہ اپنے اپنے شعبوں میں فعّال اور مستعد ہوں اور اپنی مجالس سے باقاعدہ اپنے اپنے شعبوں کے بارہ میں رپورٹس حاصل کریں، ان کو یاددہانی کروائیں۔ فرمایا: مبلغین/معلمین سے بھی مدد لیں۔ حضور نے فرمایا کہ گراس روٹ سے کام شروع کریں۔

حضور انور نے چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ ہر ایک ناصر کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔ جو غریب ہیں وہ بھی نظام میں شامل ہوں خواہ وہ آپ کے مقررہ ریٹ کے مطابق نہ بھی دیں۔ جو بھی دے سکیں ان سے لیا جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے مجلس کا بجٹ اور تمام ضروریات خود پوری کرنی ہیں۔

حضور انور نے قائد تبلیغ کو ہدایت فرمائی کہ آپ کی جو 360 مجالس ہیں ان سب میں تبلیغی پلان بنائیں۔ یاددہانی کے خطوط بھیجیں اور یاددہانی کرواتے رہیں جب تک کہ اپنا مقصد حاصل نہ کر لیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنے سالانہ اجتماع پر اچھی مجالس کو سندات خوشنودی اور جو مجلس اول آئے اس کو علمِ انعامی دیا جائے۔ حضور انور نے قائد تعلیم کو ہدایت فرمائی کہ جو بالکل اَن پڑھ ہیں ان کو قرآن کریم ناظرہ پڑھائیں۔ صرف نیروبی ریجن میں آپ نے کوشش نہیں کرنی بلکہ سارے ملک میں یہ انتظام کرنا ہے۔

حضور انور نے قائد تحریک جدید کو ہدایت فرمائی کہ انصار کو تحریک جدید کے نظام میں شامل کریں۔ غرباء کو بھی شامل کریں خواہ وہ ایک شلنگ چندہ دیں۔ اسی طرح حضور انور نے قائد وقف جدید کو بھی ہدایت فرمائی کہ اپنے چندہ کے نظام کو منظم کریں اور باقاعدہ فہرستیں بنائیں اور اپنے ممبران کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔

حضور انور نے قائد تجنید کو فرمایا کہ آپ تمام مجالس سے اپنی تجنید مکمل کریں۔ ممبران کی فہرستیں تیار ہوں جس میں ان کا نام، والد کا نام، پروفیشن، تعلیم وغیرہ کا ذکر ہو۔ فرمایا اپنی تجنید مکمل کر کے رپورٹ بھجوائیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ نائب صدر انصار اللہ کی عمر 47 سال سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔

حضور نے قائد ایثار کو فرمایا کہ آپ غریب، ضرورتمند لوگوں کی مدد خدمت خلق فنڈ کے ذریعہ کر سکتے ہیں۔ ہسپتالوں کی مدد سے Rural Area میں میڈیکل کیمپ لگا سکتے ہیں جہاں علاج کی سہولت نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ غرباء اور ضرورتمند لوگوں کی امداد اور میڈیکل کیمپ لگانے کا پروگرام، یہ دو مقاصد آپ حاصل کر لیں تو یہ آپ کے لئے بہت ہے۔ ان دونوں پر توجہ دیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہومیوپیتھی کیمپ بھی لگائے جا سکتے ہیں۔

حضور نے قائد تربیت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ اس بات کی کوشش کریں کہ ہر ناصر پانچ نمازیں ادا کرے، نماز باجماعت ادا کرے، نماز جمعہ میں باقاعدہ شامل ہو۔ خلیفۃ المسیح کے خطبات کو باقاعدہ سنیں۔ جو ناظرہ قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں وہ تلاوت قرآن کریم روزانہ باقاعدہ کریں۔ کم از کم دو رکوع کی تلاوت کریں۔ جو قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہیں جانتے ان کے لئے سپیشل درس کا پروگرام ہو۔ ان کے لئے جو اچھی آواز میں پڑھنے والا ہے دو رکوع کی تلاوت کر دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نائب صدر اوّل کو سپیشل ڈیوٹی ''ایڈیشنل قائد تربیت نومبایعین'' کی دیں۔ یہ سب نومبایعین کی لسٹ بنائیں، کلاسز لگائیں، ان کو ٹرینڈ کریں، نظام میں شامل کریں، اپنے اجتماعات میں شامل کریں۔ آخر پر حضور انور نے فرمایا: اب مستعد ہو کر کام کریں اور اپنی خامیاں دور کریں۔

اخبار بدر خود بھی پڑھیں
اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں
یہ بھی تبلیغ کا ایک ذریعہ ہے

پانچ بجے یہ میٹنگ اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد مجلس عاملہ انصار اللہ کینیا کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

ہمسایہ ممالک سے آنے والے وفود کی حضور انور سے ملاقات

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ایتھوپیا، صومالیہ، جبوتی اور اریٹریا سے آنے والے وفود نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے باری باری ان وفود سے ان کے حالات، ان ممالک کے جماعتی حالات، وہاں قائم ہونے والی جماعتوں اور تبلیغ و تربیت کے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور سارے امور کا تفصیل سے جائزہ لیا۔

حضور انور نے فرداً فرداً ان احباب سے جو جلسہ سالانہ کینیا میں شامل ہوئے ان کے تأثرات دریافت فرمائے۔ سبھی ممبران نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور بتایا کہ ہم نے یہاں آ کر اور جلسہ میں شامل ہو کر بہت کچھ سیکھا ہے اور استفادہ کیا ہے۔ ہم نے دینی باتیں سیکھی ہیں۔ ایتھوپیا کے وفد نے کہا کہ اب ہم واپس جائیں گے تو احمدیت کا پیغام پہنچائیں گے۔

ایتھوپیا کے ایک علاقہ کے چیف بھی آئے ہوئے تھے انہوں نے درخواست کی میرے علاقہ میں چار ہزار احمدیوں پر مشتمل جماعت قائم ہے۔ ہمارے علاقہ میں مسجد تعمیر کی جائے۔ حضور انور نے ان سے مسجد کی تعمیر کے تعلق میں مختلف امور دریافت فرمائے اور امیر صاحب کینیا کو ہدایت فرمائی کہ کینیا سے اپنا نمائندہ بھجوائیں جو وہاں جا کر مسجد کی تعمیر اور اخراجات کا جائزہ لے اور ان کی ضروریات کا بھی جائزہ لے۔ حضور انور نے فرمایا انشاء اللہ اس سال آپ کے علاقہ میں مسجد بنے گی۔

یتامیٰ کا ذکر آنے پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ان کی باقاعدہ فہرست تیار کر کے بھجوائیں۔ ان کی عمریں بھی درج کریں۔ جو بچے پڑھ رہے ہیں ان کی تعلیم و تدریس کا بھی اندراج ہو۔ حضور نے کینیا کے ان معلمین کو جو ایتھوپیا کے مختلف علاقوں میں کام کر رہے ہیں ہدایت فرمائی کہ آپ اس چیف کے علاقہ میں بھی جائیں اور وہاں حالات کا جائزہ لیں۔ جماعتوں کی ضروریات کا جائزہ لیں اور اپنی رپورٹ بھیجیں۔ حضور نے ایتھوپیا کے وفد کو فرمایا کہ آپ وہاں بڑی جماعتیں بنائیں مَیں انشاء اللہ خود وہاں کا دورہ کروں گا۔ حضور نے فرمایا آپ ایتھوپیا میں بھی اپنا جلسہ سالانہ کریں اور اس میں کم از کم ایک لاکھ لوگ شامل ہوں۔

صومالیہ سے ایک احمدی خاتون بھی وفد میں شامل تھی۔ حضور انور نے اس خاتون سے مخاطب ہوئے ہوئے فرمایا کہ آپ نے اپنے بچوں کو تعلیم کے بغیر نہیں چھوڑنا۔ ہر احمدی بچہ سکول جائے اور تعلیم حاصل کرے۔ غربت اور مالی کمی کی وجہ سے کوئی بچہ تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔

ایتھوپیا کے وفد میں بھی ایک احمدی خاتون شامل تھیں۔ حضور انور نے ان سے فرمایا کہ جب آپ واپس جائیں تو اپنے علاقہ میں احمدیت کا پیغام پہنچاتی رہیں۔ اس نے خود بھی اس بات کا وعدہ کیا کہ واپس جا کر احمدیت کا پیغام پہنچائے گی۔

جبوتی سے آنے والے ممبر سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے ٹاؤن میں کتنے احمدی ہیں۔ اس نے بتایا کہ دو ہزار احمدی ہیں۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ اس ٹاؤن کی کل آبادی 7 ہزار ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا باقی پانچ ہزار کو بھی احمدی بنائیں۔

ملک اریٹریا سے آنے والے نمائندہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے ٹاؤن میں کتنے احمدی ہیں۔ اس نے بتایا کہ پندرہ صد احمدی ہیں۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا نمازوں اور نماز جمعہ میں شامل ہوتے ہیں۔ نمائندہ نے بتایا کہ باقاعدہ نماز جمعہ ہوتی ہے اور احباب اس میں شامل ہوتے ہیں۔

ملک صومالیہ سے آنے والے ایک ممبر جماعت نے بتایا کہ میرے گاؤں میں چار صد احمدی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ واپس جائیں، تبلیغ کریں اور اس تعداد کو چار ہزار بنائیں۔ پھر انشاء اللہ مسجد بنائیں گے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایتھوپیا سے آنے والے وفد کو فرمایا کہ ایتھوپیا کا ملک آنحضرت ﷺ کو بڑا پسند تھا۔ حضور انور نے صحابہ کرامؓ کی ایتھوپیا ہجرت، بادشاہ نجاشی کا ان کو پناہ دینا اور نجاشی کا اسلام قبول کرنا اور آنحضرت ﷺ کا نجاشی کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کے بارہ میں اس وفد کو تفصیل کے ساتھ بتایا۔ اور فرمایا کہ ایتھوپیا کی اسلام میں ایک بہت بڑی اہمیت ہے۔

حضور نے وفد کو تاکید فرمائی کہ اب واپس جا کر احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ آنحضرت ﷺ نے آنے والے مسیح و مہدی کی بیعت کرنے اور اسے قبول کرنے کی تاکید فرمائی تھی۔ پس آپ آنحضرت ﷺ کی اس پیشگوئی کو لے کر نکلیں اور دوسرے لوگوں کو جماعت میں داخل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ حضور انور نے اس وفد میں موجود بچوں کو چاکلیٹ بھی تقسیم کئے۔

سوا چھ بجے ان وفود کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لے گئے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ جس کے بعد فیملی ملاقاتیں ہوئیں۔ کینیا کی 12 فیملیز نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

7:30 بجے حضور انور نے مسجد احمدیہ نیروبی میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور مع ممبران قافلہ جماعت کے ایک پرانے مخلص احمدی دوست مکرم عبدالمنان قریشی صاحب کے گھر رات کے کھانے پر تشریف لے گئے اور پونے دس بجے وہاں سے واپس مشن ہاؤس تشریف لے آئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian
Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)
Vol : 54 Tuesday 7 June 2005 Issue No 23

Subscription
Annual Rs/- 250
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کینیا (مشرقی افریقہ) میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں

نواشہ اور نکورو میں مساجد کا سنگ بنیاد۔ نکورو کے کلینک کا معائنہ، ایلڈوریٹ میں مسجد کا افتتاح، استقبالیہ میں شمولیت اور ایلڈوریٹ مشن کا سنگ بنیاد۔ Kondele کے کلینک کا معائنہ، احمدیہ مسجد Banja کا افتتاح، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ کی نیشنل مجالس عاملہ کے ساتھ میٹنگز اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں تفصیلی ہدایات۔

ہمسایہ ممالک سے آنے والے نمائندگان کے ساتھ تفصیلی ملاقات اور نہایت اہم تاکیدی نصائح

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

30/اپریل بروز ہفتہ:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد احمدیہ نیروبی میں پڑھائی۔

پروگرام کے مطابق آج نواشہ (Naivasha)، نکورو (Nakuru) اور ایلڈوریٹ (Aldorate) کے لئے روانگی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ صبح نو بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ اس کے بعد نواشہ کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا۔ 10:20 بجے پر حضور انور ایدہ اللہ نواشہ پہنچے جہاں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی۔ پولیس پہلے سے ہی مختلف راستوں پر کھڑی تھی اور ساتھ ساتھ راستہ صاف کرتی تھی۔

نواشہ اور نکورو میں مساجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریبات اور نکورو میں کلینک کا معائنہ

مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد حضور انور نے مسجد احمدیہ نواشہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضور انور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے اینٹ رکھی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب کینیا، ایڈیشنل وکیل التبشیر، ایڈیشنل وکیل المال، پرائیویٹ سیکرٹری، مقامی مبلغ سلسلہ، صدر جماعت نواشہ، صدر لجنہ اماء اللہ کینیا اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیا نے اینٹیں رکھیں۔ ایک وقف نو بچی عزیزہ سطوت بنت مکرم غلام قادر صاحب شہید نے بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ اس مسجد کی تعمیر کا خرچ مکرم نثار بٹ صاحب آف لندن (یو۔کے) ادا کر رہے ہیں۔ مکرم نثار بٹ صاحب بھی اس موقع پر موجود تھے۔ حضور انور کے ارشاد پر مکرم بٹ صاحب نے بھی اینٹ رکھی۔

جس علاقہ میں یہ مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ وہاں قریب ہی Hopewell Secondary School ہے۔ اس سکول کے ہیڈ ماسٹر Mr. David K بھی سنگ بنیاد کی اس تقریب کے موقع پر موجود تھے۔ حضور انور نے منتظمین کو ہدایت فرمائی کہ ہیڈ ماسٹر صاحب کو بھی بلائیں اور وہ بھی اچھے ہمسایہ کی حیثیت سے اس مسجد کی بنیاد میں اینٹ رکھیں۔ چنانچہ ہیڈ ماسٹر صاحب نے بھی اینٹ رکھی۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

10:50 بجے نکورو (Nakuru) کے لئے روانگی ہوئی۔ راستہ میں نکورو جھیل (Lake Nakuru) پر کچھ دیر رکنے کے بعد نکورو شہر کے لئے روانہ ہوئے۔ یہاں بھی مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کا پروگرام تھا۔ جب حضور انور یہاں پہنچے تو مقامی احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے اس موقع پر آنے والے مہمانوں اور جماعتی عہدیداروں کو شرف مصافحہ بخشا۔

مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ حضور انور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے اینٹ رکھی۔ اس کے بعد علی الترتیب مکرم امیر صاحب کینیا، مرکزی عہدیداران، مبلغ سلسلہ نکورو، صدر جماعت نکورو، صدر لجنہ اماء اللہ کینیا اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیا نے اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ بچوں کی نمائندگی میں عزیزہ امینہ نے اینٹ رکھی۔

یہ قطعہ زمین جہاں مسجد تعمیر ہونی ہے پانچ ایکڑ پر مشتمل ہے اور یہ جگہ بلند ٹیلہ پر ہے۔ اردگرد خوبصورت مناظر ہیں اور Lake Nakuru سامنے نظر آتی ہے۔ یہ قطعہ زمین مکرم ظفر اللہ خان صاحب نائب امیر کینیا نے اپنی والدہ محترمہ کی طرف سے پچاس ہزار پاؤنڈ کی قیمت میں خرید کر جماعت کو دیا اور ان کا خاندان اس مسجد کی تعمیر کا خرچ بھی ادا کر رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایت پر سنگ بنیاد کی اس تقریب میں آخری اینٹ مکرم ظفر اللہ خان صاحب، ان کے بھائی اور والدہ اور ظفر اللہ خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے مل کر رکھی۔

سنگ بنیاد کی اس تقریب کے موقع پر Hon Mirugi Kariuki, Asst: President Minister, Office of the بھی تشریف لائے ہوئے تھے حضور انور ایدہ اللہ نے منتظمین کو ہدایت فرمائی کہ منسٹر صاحب کو بلائیں وہ بھی اینٹ رکھیں۔ چنانچہ منسٹر صاحب نے بھی ایک اینٹ رکھی۔ اس موقع پر منسٹر صاحب نے کہا کہ احمدی جماعت جو خدمات Clinic کے ذریعہ کر رہی ہے ہماری درخواست ہے کہ کلینک اگر نئی جگہ پر شفٹ ہو بھی جائے تو پرانی جگہ پر قائم رہے کیونکہ اس سے غریبوں کا بہت بھلا ہو رہا ہے۔ آخر پر حضور ایدہ اللہ نے دعا کروائی جس کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب میں اسسٹنٹ منسٹر کے علاوہ ڈسٹرکٹ کمشنر اور ڈسٹرکٹ آفیسر بھی شامل ہوئے۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام بھی اسی جگہ پر شامیانہ لگا کر کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ مقامی جماعت نے دوپہر کے کھانے کا انتظام Lake Nakuru پر Sarova Hotels میں کیا ہوا تھا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنے وفد کے ہمراہ اس ہوٹل میں تشریف لے گئے۔ پروگرام کے مطابق سوا چار بجے روانگی ہوئی۔ چار بج کر 35 منٹ پر احمدیہ کلینک نکورو پہنچے۔ حضور انور نے کلینک کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔

Nakuru میں مقیم مبلغ سلسلہ منصور احمد صاحب کا قیام اس کلینک سے ملحقہ مکان میں ہے۔ حضور انور کچھ وقت کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔

کلینک کے معائنہ سے فارغ ہو کر پونے پانچ بجے ایلڈوریٹ (Eldorate) کے لئے روانگی ہوئی۔ Nakuru اور Eldorate کا فاصلہ 140 کلومیٹر ہے۔ یہ سارا راستہ بہت خوبصورت مناظر سے بھرا پڑا ہے۔ سڑک کے دونوں طرف سرسبز پہاڑ اور خوبصورت وادیاں ہیں۔ ہر منظر کے بعد ایک نیا منظر آجاتا ہے۔

ایلڈوریٹ مسجد کا افتتاح

7:30 بجے شام ایلڈوریٹ (Eldorate) آمد ہوئی۔ یہاں جماعت نے حضور انور اور وفد کے ممبران کے قیام کا انتظام Srikwa Hotel میں کیا ہوا تھا۔ ہوٹل میں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ”مسجد ایلڈوریٹ“ کے افتتاح کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ مسجد مین ہائی وے سے کچھ فاصلہ پر تعمیر کی گئی ہے۔ اس کی تعمیر کا خرچ مکرم قریشی عبدالمنان صاحب کے بیٹے مقیم نیروبی نے اپنے نانا اور ان کی فیملی کی طرف سے ادا کیا ہے۔ مسجد کی طرف جانے والے راستہ پر بینرز لگے ہوئے تھے اور خدام جگہ جگہ ڈیوٹیوں پر موجود تھے۔ پولیس قافلہ کو Escort کر رہی تھی۔ جب حضور مسجد پہنچے تو احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر سے حضور کا استقبال کیا۔ اھلاً وسھلاً و مرحبا کی آوازیں ہر طرف سے آرہی تھیں۔ حضور انور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے اس علاقہ کے سب سے پہلے احمدی کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ چنانچہ وہ آگے آگئے۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ انہوں نے 1994ء میں بیعت کی تھی۔ اس کے بعد اللہ کے فضل سے اس علاقہ میں جماعت قائم ہوئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اس علاقہ میں متعین معلم کو ہدایت دی کہ نو احمدیوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ ان کو قرآن پڑھائیں، دینی تعلیم دیں، نماز سکھائیں اور نماز پڑھنا بھی سکھائیں اور ان کی تربیت کریں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

ایلڈوریٹ میں استقبالیہ

جماعت ایلڈوریٹ نے اسی ہوٹل میں ایک Reception کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ پچاس سے زائد مہمان اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے۔ جن میں میئر آف ایلڈوریٹ، ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس ایلڈوریٹ بھی شامل تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ میئر نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ میرا جماعت سے تعارف ایک سال پہلے ہوا تھا۔ جب آپ کے مبلغین ہمارے علاقہ میں تبلیغ کے لئے آئے تو ایک تبلیغی میٹنگ میں مجھے جماعت کے بارہ میں علم ہوا۔ اس وقت

باقی صفحہ نمبر 1 پر ملاحظہ فرمائیں